SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, August 04, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ھوالّذیٓ انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوٓا ایماناً مع ایمانھم و للّٰہ جنودالسمٰوٰت والارض و کان اللّٰہ علیماً حکیماًO لّیدخل المؤمنین والمؤمنٰت جنّٰت تجری من تحتھا الانھر خٰلدین فیھا و یکفّر عنھم سیاٰتھم وکان ذٰلک عنداللّٰہ فوزاً عظیماًO

ترجمہ۔ وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی تاکہ ان کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (سب) اللہ ہی کے ہیں اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہےO (یہ) اس لیے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہےO

(سورہ فتح آیت ۴ تا ۵)

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, August 04, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr .Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ھوالّذیٓ انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوٓا ایماناً مع ایمانھم و للّٰہ جنودالسمٰوٰت والارض و کان اللّٰہ علیماً حکیماًO لّیدخل المؤمنین والمؤمنٰت جنّٰت تجری من تحتھا الانھر خٰلدین فیھا و یکفّر عنھم سیاٰتھم وکان ذٰلک عنداللّٰہ فوزاً عظیماًO

ترجمہ۔ وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی تاکہ ان کے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھے۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر (سب) اللہ ہی کے ہیں اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہےO (یہ) اس لیے کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں داخل کرے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہوں کو دور کر دے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہےO

(سورہ فتح آیت ۴ تا ۵)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد

و علیٰ

آل محمد۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: We start with the Question Hour and I will just remind to our colleagues that we mentioned yesterday that please, keep the questions short. That should be a question and not a speech, to the point and supplementary also should be relevant, so that maximum number of questions can be covered and our colleagues can ask more questions. And I thank you for your cooperation and I think, self-disciplined policing would be the best form. Question No. 82. Mr. Talha Mahmood.

82. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the percentage of increase/decrease in the production of major crops in the country during the last three years; and

(b) the steps taken by the Government to increase the production of those crops?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) Percentage increase/decrease:

Crops	2003-04	2004-05	2005-06
Wheat	1.6	10.8	0.4
Cotton	-1.6	45.3	-11.0
Sugarcane	2.6	-11.6	-5.5
Rice	8.2	3.7	10.4
Maize	9.2	47.4	27.3

(b) The Government has taken following steps to increase production of crops:

- Launching of media campaigns for wheat, cotton and rice crops to create awareness among the growers by providing timely messages on the production technology.
- A Mega On-farm Water Management Program has been started with a cost of Rs. 66.0 billion to renovate 86,000 watercourses. This initiative would greatly help in improving the water supply at the field level and help increase productivity of crops.
- Promotion of hybrid seed use for maize crop.
- Timely announcement of support/intervention/reference price for wheat, cotton, rice and sugarcane.
- Ensuring timely availability of inputs like fertilizer and pesticides/ herbicides.
- Adoptation of generic policy for pesticides/herbicides to help reduce the prices of these agrochemicals.
- Ensuring increased agriculture credit disbursement to the farmers.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب والا! وزیر صاحب سے پوچھا گیا تھا کہ

(a) The percentage of increase/decrease in the production of major crops in the country during the last three years.

جناب والا! یہ کوئی پانچ items ہیں - میں پہلے wheat کے بارے میں عرض کروں گا کہ یہ 2003-04 میں 1.6 تھی اور 2004-05 میں یہ 10.8 ہو گئی - And in the year 2005-06 پاکستانی قوم نے گندم کا استعمال چھوڑ دیا' اس لیے ہم 0.4 پر آ گئے۔

We are the one of cotton growing country in - ہے cotton نمبر 2 پر the world. 2004-05 میں ہم 45.3 پر تھے and in the year 2005-06, we are on minus 11.0. پہلے ہم sugarcane کو 2.6 سے 11.6- پر گئے اور پھر 5.5- پر گئے۔ چینی کا بحران دیدہ دانستہ پیدا کیا گیا۔ ہاں! ہم نے rice میں little bit improve کیا ہے۔ maize میں بھی situation 2004-05 کے مقابلے میں 50% decline ہوئی ہے۔ اس لیے وزیر صاحب ان کی وجوہات فرما دیں - میں خاص طور پر آٹے اور چینی پر زور دوں گا - میں آٹے اور چینی کے بارے میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ ہمارے sitting Federal Ministers جو کہ Sugar Industrialist ہیں' انہوں نے Private Sugar Mills Association کی meeting میں ڈنکے کی چوٹ پر یہ بات کہی ہے کہ آپ متحد رہیں اور گورنمنٹ کو tough time دیں اور پاکستانی قوم کا منہ میٹھا کرنے کی بجائے کڑوا کریں۔

جناب چیئرمین، بوسن صاحب۔

جناب سکندر حیات خان بوسن (وفاقی وزیر برائے خوراک و زراعت): جناب والا! ایک تو اس سوال میں جو بات کی گئی ہے-----

جناب چیئرمین، وہ جو بات پوچھ رہے ہیں کہ کیا وجوہات ہیں۔

جناب سکندر حیات خان بوسن: میں تھوڑا سا وضاحت سے جواب دوں گا کہ ایک تو

ان کے سوال کے اندر ہی جواب ہے۔ انہوں نے increase and decrease کی بات کی ہے۔ cotton کے بارے میں جو انہوں نے فرمایا ہے میں اس کی وضاحت کیے دیتا ہوں کہ یہ 45.3 increase 2004-05 میں ہے۔ usually جو پاکستان کی ہمیشہ crop size ہے ' اس کے بارے میں اگر آپ پچھلے پندرہ سالوں میں دیکھیں تو ہمیشہ ایک کروڑ یا ایک کروڑ پانچ لاکھ گانٹھ پیدا ہوئی ہے' اس سے اوپر کبھی نہیں ہوئی ہے اور ہمارے ملک کی تاریخ میں تین دفعہ جو crop ہوئی ہے' وہ 12 million bales سے زیادہ ہوئی ہے۔ ایک دفعہ 1992 میں 12.7 million bales ہوئی تھیں اور پھر اس کے بعد 2004-05 میں 14.6 million bales جو کہ ایک record ہے اور پھر جو سال ابھی گزرا ہے' اس میں 13 million bales ہوئی تھیں۔ تو میں ایک تو میں اپنے معزز رکن کی خدمت میں عرض کروں گا کہ cotton کے بارے میں جو انہوں نے بات کی ہے' اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ 13 million bales کے اوپر کی فصل کوئی معمولی فصل نہیں ہوتی ہے اور پچھلے پچاس سالوں میں صرف دو دفعہ 13 million اور 14.6 million گانٹھ پیدا ہوئی ہیں تو اس کو کسی لحاظ سے بھی ہم کم نہیں کہہ سکتے۔ جہاں تک انہوں نے minus 11% کا ذکر کیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ کی 45% growth ہوگی تو اس پر growth آگے لے جانا کافی مشکل کام ہے اور جو تیرہ لاکھ bales پچھلے سال ہوئی ہیں اور یہ minus 11 فرما رہے ہیں' اس کے بارے میں یہ یاد رکھیں کہ پچھلے سال جولائی میں پورے ملک کے کچے کے area میں جو floods آئے تھے' اس کی وجہ سے تقریباً ساڑھے چار لاکھ ایکڑ ہماری کپاس خراب ہوگئی تھی۔ تو اس وجہ سے کپاس میں کمی آئی ہے لیکن جن صاحبان کو اس چیز کا پتا ہے کہ 13 million bales کی جو فصل ہے' وہ کوئی کم فصل نہیں ہے۔

دوسری بات انہوں نے wheat کے بارے میں کی ہے۔ wheat میں 1.6% 2003-04 میں اضافہ ہے۔ 2004-05 میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے 10.8% کا اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے سال ہماری جو فصل ہوئی تھی ' وہ 21.6 million tons کی ہوئی تھی whereas اس سال جو ہماری فصل ہوئی ہے جو کہ highest ہے' وہ 21.7 million tons کی ہے یعنی ہم wheat میں بھی negative نہیں گئے۔ جہاں تک sugarcane کی بات کا تعلق ہے' اس بارے میں' میں ان کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ پچھلے دو سالوں کے اندر 2004-05 اور 2005-06

میں' negative کا figure ہے اور اس کی جو بنیادی وجہ ہے' وہ یہ ہے کہ اگر آپ ہمارے پورے sugarcane کے سلسلے کو دیکھیں تو ہر دو سال کے بعد اس میں ups and downs ہوتے ہیں۔ اب اس میں کچھ ایسے مسائل ہیں جو کہ Sugar Control Act سے تعلق رکھتے ہیں جن کے بارے میں' میں آج یہاں سینیٹ کے اراکین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس میں تبدیلی لے کر آ رہے ہیں اور اس season کے شروع ہونے سے پہلے جو نیا Sugar Control Act نافذ ہوگا جس میں ہم نے کوشش کی ہے کہ تمام stake holders کا فائدہ ہو سکے۔ جو پرانا Sugar Control Act ہے ' اس میں زیادہ فائدہ Mill Owners کو ہو رہا ہے۔ چونکہ اس میں ہم نے اپنے تمام صوبوں میں مشاورت کرنا ہوتی ہے' وہ تقریباً آخری مراحل پر ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ انشاء اللہ ستمبر تک ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ ہم Sugar Control Act جو نیا ہے' اس پر عمل کر سکیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے rice میں اس دفعہ record export ہوئی ہیں۔ 1.1 billions کی اس دفعہ rice export ہوئی ہے جو کہ highest ہے اور اس میں دیکھیں کہ جس کے بارے میں انہوں نے تھوڑا سا کہا ہے' وہ 10.4% کے حساب سے growth ہوئی ہے۔ پچھلے سال کی ہماری فصل 4.9 million tons کی تھی اور اس سال الحمدللہ ہم 5.5 کو cross کر گئے ہیں اور اس طرح maize کی فصل ' جس کے بارے میں انہوں نے کہا ہے کہ تھوڑی improvement ہوئی ہے۔ جناب والا! 27% اس میں improvement ہوئی ہے جس کو وہ بہت تھوڑا کہہ رہے ہیں۔ اس لیے جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ overall دونوں سالوں کا حساب دیکھیں تو یہاں پر کافی بزرگ صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں جو اس چیز کو جانتے ہیں کہ پچھلے سال جو ہماری growth تھی ' وہ 6.8% تھی اور اس سال 2.5% ہے۔ اگر آپ دونوں کو ملائیں تو تقریباً یہ ساڑھے چار ' پانچ کے قریب آتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ چار اور پانچ کے اوپر پوری دنیا میں اگر آپ دیکھیں تو پوری دنیا کے جتنے ممالک ہیں' ان میں اتنی ہی growth ہے ' یہ کوئی بری growth نہیں ہے۔لیکن ہماری پوری کوشش ہے چونکہ ہمارا یہ زرعی ملک ہے۔ اس میں ہماری کوشش ہو گی کہ ہم اس میں مزید اضافہ کریں۔

جہاں تک sugarcane کا تعلق ہے' جس طرح اس دفعہ بارشیں ہوئی ہیں' اس سے

اچھے اثرات ہوں گے۔ آپ نے دیکھا کہ پچھلے سال farmers کو اچھی قیمت ملی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کاشت کا area 14% ہمارا بڑھ گیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا جواب ذرا مختصر رکھیں کیونکہ ممبر کہہ رہے ہیں کہ صرف to the point detail کی ضرورت ہے۔

جناب سکندر حیات خان بوسن: ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین: چٹھہ صاحب! آپ کا بھی supplementary سوال ہے۔

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ: جناب والا! میں کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کافی elaborative جواب دیا ہے لیکن انہوں نے جن خامیوں کا ذکر کرتے ہوئے جن اقدامات کا ذکر کیا ہے، اس میں جو بنیادی وجہ ہے، وہ یہ ہے۔ مثلاً میں چاول growing and sugarcane growing area سے تعلق رکھتا ہوں اور اس بارے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس میں کمی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ sugarcane جو سارے سال کی فصل ہے، اسے سارا سال پانی چاہیے۔ چونکہ East Punjab کی side پر پانی کے لیے صرف tubewells پر depend کیا جاتا ہے اور tubewells کو بجلی کی supply dependable نہیں ہوتی ہے۔ آج کل ویسے بھی break down کی وجہ سے ساری مونجی کی فصل خراب ہو رہی ہے۔ بہرحال کچھ بارشیں ہو گئی ہیں اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے compensation کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے sugarcane کم نہ ہونے کی وجہ سے جو Sugarcane Act میں improvement کرنے کی کوشش کی ہے، یہ بڑی خوش آئند بات ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہیں چاہیے کہ اس فصل کو پانی کی فراہمی پر توجہ دیں کیونکہ بجلی مہنگی ہے اور اگر یہ بجلی generate کرکے سستی بجلی نہیں دے سکتے تو کم از کم بجلی میں subsidy دیں۔ اور خاص طور پر بجلی کی قیمت پر جو subsidy دیتے ہیں وہ straightaway agricultural tubewells پر cut کریں تاکہ sugar cane بھی پیدا ہو سکے اور یہ اتنی زیادہ cash crop ہے، ان کو اتنا زیادہ foreign exchange مل رہا ہے چاول سے وہ بھی صرف بارشوں پر depend نہ کریں اس کے لیے بھی پانی کو procure کرائیں اور اس کی ضمانت فراہم کریں۔ Thank you sir.

جناب چیئرمین، پانی کی availability کے لیے ان کو support چاہیے۔

جناب سکندر حیات خان بوسن، بڑی اچھی تجویز دی ہے انہوں نے پانی کے بارے میں۔ میں as an Agriculture Minister ان کی بات کو second کرتا ہوں۔ ہم کافی عرصے سے اس پر کوشش کر رہے ہیں حکومت کی طرف سے لیکن حکومت کا یہ فرمان ہے وسائل کے مطابق ہی اس کا حل ہوگا تو بات ان کی بالکل صحیح ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پانی کی جو availability ہے ان کو پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے ساتھ اور dams کے ساتھ یہ سارا سلسلہ ہے لیکن پانی کے لیے ہم ایک نیا پروگرام شروع کر رہے ہیں drip irrigation system of sprinkler جس سے میں سمجھتا ہوں specially جس فصل کی انہوں نے بات کی ہے sugar cane کی میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ذریعے سے ہم پانی کا استعمال کم کر کے تھوڑا پانی دے کر زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن جو ان کی subsidy کی تجویز ہے میں سمجھتا ہوں کہ بالکل صحیح ہے اس کو ہم definitely consider کریں گے۔

جناب چیئرمین، لیکن اس میں تھوڑی awareness بھی create کرنی چاہیے کہ پانی کی conservation بڑی ضروری ہے تاکہ لوگ drip irrigation کی طرف جائیں اور پانی کی conservation کا بھی احساس ہو۔ خورشید صاحب آپ کا بھی ہے کچھ؟

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جواب کے دوسرے حصے میں جو اقدام آپ نے بتائے ہیں اس میں کونسی چیزیں specific ہیں اس سال کے پروگرام کے اندر ۔ خصوصاً نمبر ۲ یہ On Farm Water Management کے جو 66 بلین کا جو پروگرام ہے اس میں سے کتنا آپ نے achieve کیا ہے؟

جناب سکندر حیات خان بوسن جناب یہ جو water courses کا project ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جتنے project چل رہے ہیں ان میں سب سے بہتر project چل رہا ہے اور اس کے اندر اس سال بھی ہم نے اٹھارہ ہزار water courses بنانے ہیں۔ پچھلے سال پندرہ ہزار بنانے تھے جبکہ ہم نے الحمدللہ اس سے زیادہ بنائے ہیں تو یہ ایک ایسا project ہے جس کو میں سمجھتا ہوں کہ ہرلحاظ سے نہ صرف یہ کہ کسی ایک صوبے میں بلکہ الحمدللہ یہ

project چاروں صوبوں کے اندر این ڈبلیو ایف پی میں بھی خاص طور، پنجاب میں بھی، Frontier میں بھی، سندھ اور بلوچستان میں بھی جاری ہے ۔ اگر یہ مزید اس کی details حاصل کرنا پسند کریں گے تو میں ان کو provide کرنے کے لیے تیار ہوں۔ الحمدللہ ان کو دیکھ کر خوشی ہو گی کہ یہ ایک اچھا project چل رہا ہے۔

Mr. Chairman: Question 83 Mr. Muhammad Talha Mehmood. Anyone on his behalf? Yes, Badini Sahib.

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، جناب وزیر صاحب آج بیٹھے ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں بلڈوزروں کی بہت کمی ہے۔ نمبر ۲ یہ ہے ہم ----

جناب چیئرمین، نہیں یہ Question Hour کے ساتھ related نہیں ہے۔ پھر سوالات رہ جاتے ہیں اور ممبران اعتراض کرتے ہیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، نہیں میں Minister Sahib سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، نہیں لوگوں کے سوالات رہ جاتے ہیں۔ آپ ایسا کریں میرے ساتھ مل لیں۔ بیٹھ کے بلڈوزر والی بات کر لیں گے۔ جی خورشید صاحب آپ فرمائیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میرا سوال تھا کہ sub-standard pesticides and fertilizer فراہم کرنے والوں کے خلاف کیا اقدامات کیے ہیں آپ نے؟ مجھے اس کا جواب نہیں ملا کہ کتنے آپ نے suspend کیے ہیں، کتنوں کے خلاف آپ نے کارروائی کی ہے؟ جتنے اقدامات آپ نے گنوائے ہیں یہ تو وعظ و نصیحت والی چیز ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی concrete چیز ہے تو وہ اس ایوان کو بتایا جائے۔

جناب سکندر حیات خان بوسن، detail یہاں پر مانگی گئی تھی regarding fertilizer and pesticides کے اندر اس کی پوری detail میں نے یہاں پر دی ہے اور اس کے اندر جتنے sample جتنے cases وغیرہ گورنمنٹ نے بنائے ہیں اور FIRs lodge ہوئی ہیں اس کی سب detail ہے۔ اس کے بعد عدالت میں یہ بات جاتی ہے اور عدالت میں جا کر اس کے

فیصلہ ہوتے ہیں۔ basically میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری pesticides and fertilizers import stage پر ہے ۔ اس کے بعد جتنی بھی ذمہ داری ہوتی ہے وہ Provincial Government کی ہوتی ہے اور میں ایک چھوٹا سا figure آپ کو دینا چاہتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جو Federal Department for Plant Protection ہے اس کے صرف ۱۵ inspectors ہیں اور پنجاب کے 239 ' سندھ کے 118 ' بلوچستان کے 92 اور NWFP کے 136 تو basically pesticide and fertilizers import stage کے اوپر جو ذمہ داری ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کی ہے اور اس کے بعد جو monitoring ہے' دیکھ بھال ہے وہ Provincial Government or District Governments کا کام ہے۔ تو اگر یہ کوئی specific بات پوچھیں لیکن اس کے اندر pesticides کی ہم نے total policy change کی ہے اور اس کی سب سے بڑی بات ہے کہ drum کے اندر جو sale ہوتی ہے وہ بند کر دی ہے اور small packing کے اندر sale ہوگی اس سے بھی خاصا ایک فرق پڑا ہے اور پنجاب گورنمنٹ کے جو figurs زیادہ ہیں وہ میں quote کروں گا کیونکہ وہ اس monitoring میں کچھ زیادہ پیش رفت کرتے ہیں۔ پہلے pesticides کے 4.5% تقریباً cases ہمارے پاس آتے تھے جس کے اندر اس میں خرابی وغیرہ ہوتی ہے لیکن اب یہ figures 1.3% کے اوپر آ گئے ہیں۔ تو میں واقعتاً as farmer بھی چونکہ میرا تعلق cotton growing area سے ہے اور cotton growing area میں زیادہ pesticides استعمال ہوتے ہیں تو comparatively میں سمجھتا ہوں کہ پہلے سے حالات کافی بہتر ہوئے ہیں لیکن definitely اس میں مزید بھی بہتری کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس پر زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک specific بات ہو تو میں حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین: ان کا point بڑا اہم ہے کہ اس پر monitoring ہونی چاہیے اور جو substandard pesticides ہیں اس پر ہر طرح کے بہت سے demage ہیں تو اس کو فیڈرل گورنمنٹ Provincial سے coordinate کرے۔ آپ خود بھی کر سکتے ہیں اور provincial coordinating کی منسٹری ہے اس کو بھی اس میں involve کر لیں۔

جناب سکندر حیات خان بوسن، جناب! اس میں بھی ان کو involve کر رہے ہیں۔دوسرا میں specifically سینیٹ کے حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال ہم نے قانون کے اندر ایک چیز شامل کی ہے کہ معزز سینیٹر اور MNAs اور MPAs جہاں بھی چاہیں، جہاں ان کو کسی قسم کا ایسا معاملہ نظر آئے تو اس کے متعلق شکایت کر سکتے ہیں اور جو relevant department ہوں اس ڈسٹرکٹ کے اندر ان کو کہہ سکتے ہیں ان کو قانونی طور پر پابند کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، ان کا point ہے کہ action ہونا چاہیے۔اصل بات یہ ہے۔

جناب سکندر حیات خان بوسن، ہماری طرف سے تو میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ

جناب چیئرمین، نشاندہی تو ہو جائے گی لیکن اس میں Provincial Government cooridnate کرے تا کہ ----

جناب سکندر حیات خان بوسن، definitely اور معزز سینیٹرز صاحبان اس میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیں تو law کے اندر گنجائش ہے۔ ہمارا جو Pesticides Act ہے اس میں ہم نے شامل کرایا ہے کہ جہاں بھی کسی معزز سینیٹر، MNA اور MPA کو مسئلہ ہو تو وہ check کروانا چاہتے ہیں تو ان کو اختیار ہے کہ وہ check کروالیں۔

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب،

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو سوال ہے کہ بنجر غیر آباد اراضی کا تخمینہ صوبہ وار انہوں نے جو figures دیئے ہیں۔اس میں سب سے زیادہ figures بلوچستان کا ہے یعنی سب سے زیادہ بنجر غیر آباد ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں، ۸۳ سوال اور ہے۔ جی عباسی صاحب، نہیں ابھی 83 پر ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں آپ کی تھوڑی سی indulgence چاہوں گا کہ میرا سوال 82/83 دونوں کے لیے تھوڑا سا ہو گا تو مہربانی کرکے---

جناب چیئرمین، آپ 83 تک ہی رکھیں۔

83. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the number of firms /persons found involved in the production and sale of substandard fertilizers and pesticides in the country during the last two years and the action taken against them; and

(b) the steps being taken by the Government to check the production and sale of substandard fertilizers and pesticides?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan:

FERTILIZER	PESTICIDES
a) During the year 2004 & 2005 cases of substandard fertilizers found by the Provincial Governments and FIRs lodged against the offenders are as under: **Punjab** A large number of fertilizers dealers were checked during the year 2004-05 and 2005-06 (July to June) and intelligence based sampling was done. 1340 and 1477 samples were drawn and sent to the fertilizer laboratories for analysis out of which 59 and 48 samples were found unfit/substandard respectively. Cases were got registered against all of the defaulters under Punjab Fertilizer (Control) order, 1973 (amended upto date) are under trial in different courts. **Sindh** (2004) 87 Fertilizer samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders. (2005) 33 Fertilizer samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders.	During the year 2004 & 2005 cases of pesticides found by the Provincial Governments and FIRs against the offenders are as under: **Punjab:** (2004) 120 pesticides samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders. (2005) 161 samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders. **Sindh:** (2004) 111 pesticides samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders. (2005) 71 samples were declared as substandard and FIRs were lodged against the offenders. **NWFP** (2004) 4 samples declared unfit and FIR s were lodged against the offenders.

NWFP

No firms/persons have been found involved in the production and sale of substandard fertilizers during the last two years in the Province.

Baluchistan

No case regarding sale of substandard fertilizer was reported during the last two years in the province.

(6)

The steps taken by the Provincial Government in the matter are as follows;

Punjab

Manufacturing, sale distribution and quality control is being regularized under Punjab Fertilizer (Control) Order 1973 (amended upto date). The following steps have been taken by the Government of the Punjab, Agriculture Department to ensure availability of the quality fertilizers in the province.

1. Establishment of task force at Provincial level

A Task Force has been established under the supervision of Additional Secretary Agriculture (Task Force) in the Agriculture Department with following terms of reference:

i) Monitoring of fertilizer business in the province.
ii) Ensure availability of quality fertilizers at crucial stages of different crops.
iii) Ensure immediate cooperation of law enforcing agencies whenever required.
iv) Arrangement of special raids on receipt of complaints.

2. Sampling

To ensure the availability of quality fertilizers in the market, samples of fertilizers are drawn from sale points by Deputy/ Assistant Controllers (Fertilizers) in their respective jurisdictions. Based on intelligence reports, surprise checking is also carried out by Deputy/ Assistant Controllers (Fertilizers) to curb the menace of adulteration.

The business of manufacturing and sale of Zinc Sulphate/Micronutrients etc. is being streamlined through issuance of licenses to the manufacturers/ distributors. The manufacturing units/ plants are inspected by the respective Assistant Controllers (Fertilizers) before forwarding the applications to the licensing authority.

Sindh

According to Provincial Fertilizer Ordinance 1994, sub section (1) of Section 9 of the Sindh Fertilizer (Control) Act 1994, have notified Director Plant Protection Sindh Plant Protection Officer on provincial level, Executive District Officer Agriculture. (All). As Fertilizer inspector in their jurisdiction to draw the fertilizer samples on regular basis, the higher authorities have been assigned the targets of fertilizer samples to draw on monthly basis. After drawing the samples, same are being sent to Fertilizer Quality Control testing laboratory Tando jam for analysis. After receiving the (2005) 5 samples found unfit and FIRs were lodged against the offenders.

Baluchistan:

No case regarding sale of substandard pesticides was reported during the last two years in the province.

The steps taken by the Department in the matter are as follows:

1) The Federal Government has taken further steps to ensure quality of pesticides. The Agricultural Pesticides Rules 1973 has been amended vide SRO 21(1)/2004 dated 16-1-2004. The importers, manufacturers and formulators now undertake to supervise themselves the packing, re-packing, re-filling or labeling of pesticides and pass on pesticides to their distributors or dealers only in retail packs. Thus by stopping sale in bulk (drum) packing, likelihood of adulteration has been minimized to a great extent.

2) Revision of pesticide regulation: MINFAL have furnished a proposal for amendments in the existing pesticides legislation to ensure high quality of Pesticides sold to the growers.

3) The Federal Government is in process of setting up special Courts that will be dealing with cases of Sub-standard pesticides. The Law Division has prepared a bill. The MINFAL has supported this bill, as it will help in timely dispensation of justice and controlling sale of sub-standard pesticides and thus ensuring the availability of quality pesticides to the growers to the Cabinet Division for placing it before the Cabinet.

The steps, enumerated as above, will be instrumental in the sale of quality pesticides to the growers. This will enable appropriate plant protection coverage and environment safety.

result, if the samples found sub-standard the concerned Fertilizer Inspector is being directed to challan the case against the accused in the court of law. Further, it is informed that Fertilizer Testing Laboratory Mirpurkhas has been notified for analyzing the fertilizer samples of district Mirpurkhas. The Fertilizer Inspector are being strictly directed to keep vigilant eye on the fertilizers dealers, checking invoices, stock sale report etc. to control adulteration /fake fertilizer in Sindh province.

NWFP

Production and sale of substandard fertilizers are being regulated in the province through NWFP Fertilizer Control Act 1999 and Fertilizer Control Rules 2003. All the Agriculture Officers and other officers of Agriculture Extension Department in BPS-17 & above have been declared as Inspectors for checking of fake production & sale of fertilizer. The District staff of the department is regularly checking fertilizer dealers and the progress thereof is being submitted to the Provincial Government on monthly basis.

Balochistan

The Executive District Officers (EDO's) of all Districts have been informed accordingly to check and launch FIR's against the dealers of substandard fertilizer.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں دونوں کو ذرا cover کروں گا۔ میں اس لیے پہلے سے وضاحت کر دوں ۔ بڑا مختصر سا سوال ہو گا۔

جناب چیئرمین، مختصر سا رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میں وزیر موصوف صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کی Agriculture production کے حوالے سے بنیادی بات یہ رہی ہے کہ ہماری performance بڑی lopsided رہی ہے۔ میں تین سال کا احاطہ نہیں کروں گا اگر آپ پیچھے بھی چلے جائیں تو ہماری بہت lopsided performance رہی ہے۔ ایسے سال آئے ہیں جہاں ہم نے بے تحاشا کسی ایک crop میں بہت اچھا perform کیا اور پھر اسی میں ایک سال downside آئی۔ان کے figures بھی واضح کرتے ہیں۔ کس level کی پندرہ، بیس سال کے اندر رہی ہیں۔ جناب! انہوں نے جو pesticides کے علاوہ یہاں پر list دی ہے۔ جناب! اس میں بنیادی بات یہ رہی ہے کہ fertilizer کے حوالے سے قیمتیں کبھی ہمارے control میں نہیں رہیں، pesticides کے حوالے سے جو pesticides کی quality ہے، وہ ہمارے ہاں کبھی صحیح نہیں ہے۔ جناب! پچھلے کئی سالوں سے اس کی complaints آ رہی ہیں۔ On farms management جو National Training Programme آج سے دس بارہ سال پہلے conceive ہوا تھا، وہ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا۔ آپ اگر agriculture credit discount profit کی بات کریں تو جو بڑے farmers ہیں یا بڑے زمیندار ہیں، ان کو تو agriculture credit مل جاتا ہے لیکن چھوٹے لوگوں تک ابھی نہیں پہنچ سکا۔ جناب! میری یہ request ہو گی کہ تین، چار، پانچ چیزیں پہلے سوال میں enlist کی گئی ہیں اور یہ pesticides کے حوالے سے list کی گئی ہیں، جو انہوں نے crop کو بہتر کرنے کے لیے یہ تین، چار elements بتائے ہیں، سب میں کہیں نہ کہیں fault نظر آتا ہے۔ میں وزیر صاحب سے request کروں گا کہ وہ kindly ایسے steps لے کے، آپ نے ایک list تو activate کر دیا، آپ کو ایک bureaucratic قسم کی summary آ گئی، آپ نے اس پر لکھ دیا لیکن actually جس طرح on ground جو چیزیں ہیں،

تینوں، چاروں aspects پر صحیح طریقے سے کام نہیں ہو پا رہا۔ یہ میری وزیر صاحب سے request ہے۔

جناب چیئرمین: اس میں کافی تفصیل ہے یا تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، general view کر لیں تاکہ ایک strategy بنا سکیں because اس طرح پھر House کا بہت time نکل جائے گا، ٹھیک ہے تو آپ note کر لیں۔ ان کے points بڑے valid ہیں اور اس لحاظ سے بڑے اہم ہیں، کلثوم پروین صاحبہ

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! میں ایسے کروں گا کہ میں separate سوال ڈال لوں گا۔

جناب چیئرمین: ملنا چاہیں تو ---

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب! نہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ میں ایک separate سوال ڈال دوں گا تو debate ہو تو ذرا اوپر قسم کی debate ہو۔

جناب چیئرمین: بالکل ٹھیک ہے۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین صاحب! میں Minister صاحب سے پوچھوں گی کہ انہوں نے کھاد سے متعلق چاروں صوبوں کی detail دی ہے اور شکر الحمد للہ میرا صوبہ کسی corruption میں مبتلا نہیں ہے۔ کیا یہ میرے صوبے کو کوئی ایسی subsidy دے رہے ہیں، ہمارے کسانوں کو، بلوچستان کو کھاد کے متعلق دے رہے ہیں یا کوئی ایسا initiative لے رہے ہیں، کچھ Prime Minister کے programmes ہیں۔ بلوچستان کے جو growers ہیں یا کسان ہیں، ان کو کھاد سے متعلق کوئی ایسی subsidy دے رہے ہیں؟

جناب سکندر حیات خان بوسن: over all subsidy special ایک صوبے کے لیے تو نہیں ہے کیونکہ ان کا سوال بڑا important ہے۔

جناب چیئرمین: لیکن tubewell کے لیے کوئی flat rate ہونا چاہیے۔

جناب سکندر حیات خان بوسن: جناب! میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت Government یوریا کھاد کے اندر، صرف یوریا کھاد کے اندر تقریباً جو direct subsidy ہے 10

to 11 billion rupees کی دے رہے ہیں۔ اس وقت ہم باہر جتنی بھی یوریا import کر رہے ہیں، وہ تقریباً گیارہ، ساڑھے گیارہ سو روپے کی بوری ہے اور اس کو ہم جو یہاں پر prevailing market کی prices ہیں، اس کے مطابق پر 520 روپے دے رہے ہیں۔ یہ صرف یوریا کے اندر ہے جو گیس کے اندر subsidy دی جا رہی ہے، وہ علیحدہ بات ہے لیکن اس کے علاوہ جو direct یوریا کھاد کے اندر ہم دے رہے ہیں، وہ 10 to 11 billion rupees دے رہے ہیں جو کہ پورے پاکستان کے اندر ہے۔ بلوچستان کے لیے کوئی specific کھاد کے اندر کوئی ایسی subsidy نہیں ہے۔ سوائے بجلی کی جو انہوں نے tubewells لگائے ہیں، اس میں subsidy صرف بلوچستان کو ہے۔

Mr. Chairman: Question No. 84, Mr. Talha Mehmood. Any one on his behalf.

بنگزئی صاحب۔

84. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the estimated acreage of barren land in the country with province-wise break-up; and

(b) the steps being taken by the Government to bring the said land under cultivation?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) The total barren areas (culturable waste) in the country is 22.23 million acres. The province-wise details are as follows:

Punjab	=	3.95 million acres
Sindh	=	3.33 million acres
NWFP	=	3.01 million acres
Balochistan	=	11.94 million acres

(b) Government has taken the following steps to bring barren area under cultivation:—

- Under WAPDA vision 2025 water resources in the country are being developed by raising of Mangla Dam, construction of Gomal Zam Dam, Meerani Dam and Satpara Dam.

- The mega water projects announced by the President would increase water availability. Resultantly, barren areas can be brought under cultivation.

- Under a new initiative Ministry of Food, Agriculture and Livestock is launching a program for promotion of high efficiency irrigation system including drip and sprinkler. This program would help in water conservation and bringing more area under cultivation.

- In Provines the Barani Areas Development Projects are making concerted efforts to bring barren areas under cultivation.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ یہ انتہائی اہمیت کا حامل سوال ہے اور اس کے مکمل تفصیلی جوابات بھی دیئے گئے ہیں' میں Minister صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! انتہائی اہم نوعیت کی ایک report ہے جو کہ 1962 میں جب پورے ملک کو پانی کی تقسیم کے حوالے سے یا پانی کی فراہمی کے حوالے سے کوئی report بنانے کے لیے کہا گیا تھا' اس وقت ایک ممتاز اور Senior Engineer نے 1962 میں All Pakistan Greater Canal کے حوالے سے ایک report دی تھی جس میں انہوں نے ایک تجویز دی تھی۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس کو Minister کے ساتھ share بھی کرنا چاہتا ہوں' اگر Minister صاحب چاہیں اور میں اس House کو اس کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ Minister صاحب سے ویسے مل لیں لیکن یہاں پر سوال ذرا مختصر رکھیں' کل آپ ہی کہہ رہے تھے کہ پھر سوال رہ جاتے ہیں' پھر وہی بات ہو گی۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جی۔ جناب چیئرمین صاحب! اس میں جو بتایا گیا ہے کہ 22.23 million hectares پورے ملک میں بنجر زمین ہے۔ جناب چیئرمین! جس report کا میں حوالہ دے رہا ہوں' وہ All Pakistan Greater Canal اسے چشمہ بیراج پر باندھنا تھا کیونکہ وہاں پر اس کی سطح بلندی 642 feet ہے۔ اس کا جو مجوزہ نقشہ تھا وہ پورے صوبہ سرحد کو ڈیرہ اسمٰعیل خان سے cover کرتے ہوئے پنجاب کے راستے سے سبی تک' جہاں سطح بلندی 440 فٹ ہے' وہاں سے ہوتے ہوئے' اب جس کچھی کینال کو انہوں نے بنایا ہے' یہ ہمارے بلوچستان کے 11.994 ملین ایکڑ کو سیراب کرے گی' اس کا صرف 10% کچھی کینال آباد کر رہا ہے۔ جناب چیئرمین! میری تجویز یہ ہے کہ اس Greater Canal کو' اگر منسٹر صاحب چاہیں تو میں انشاء اللہ ان کے ساتھ share کرونگا۔

جناب چیئرمین: ان کی طرف سے میں کہتا ہوں وہ چاہ رہے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: اس تفصیل سے discuss کر لیں گے۔ اس سے چاروں صوبوں کو پانی ملے گا اور یہ کالا باغ ڈیم بھی درمیان سے ہٹ جائے گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے بات کر لیجیے گا۔ رضا محمد رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! جو قابل کاشت مگر غیر آباد زمین کے figures دیے گئے ہیں' جناب! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پورے ملک میں 22.30 ملین ایکڑ زمین غیرآباد ہے۔ نثار میمن صاحب کی کمیٹی نے جو report دی تھی انشاء اللہ وہ اس سے زیادہ authentic ہے اور ہمارا مشاہدہ بھی یہی ہے۔ جناب! اس میں جو بلوچستان اور پشتونخواہ صوبے کے figures دیے گئے ہیں' اس report کے مطابق تو بلوچستان کی 33 ملین ایکڑ زمین ایسی ہے جو غیرآباد ہے اور اس میں پشتونخواہ صوبے کی تقریباً 8 ملین ایکڑ سے زیادہ غیرآباد ہے۔ جو یہ کہہ رہے ہیں اس میں صرف پنجاب کی بات سمجھ میں آئی ہے' پنجاب میں صرف 11% زمین ایسی ہے جو غیرآباد ہے۔ سندھ میں صرف 20% زمین غیرآباد ہے۔ جناب! بلوچستان کی تو 86% زمین غیرآباد ہے۔ پشتونخواہ کی 68% زمین غیر آباد ہے۔ انہوں نے جو figures دیے ہیں' یہ بڑے doubtful ہیں اور میں منسٹر صاحب سے یہ request کرونگا کہ نثار میمن صاحب کی کمیٹی نے بڑی تحقیق کے بعد جو figures پوری دنیا اور پارلیمنٹ کے لیے شائع کیے تھے' یا تو آپ اس کو رد کریں تو ہم آپ کے figures کو مان لیں گے اور یا پھر آپ اپنے figures withdraw کر لیں۔ یہ تو میرا ایک سوال تھا۔

جناب چیئرمین، ایک ہی رکھیں' ایک ہی سپلیمنٹری۔

سینیٹر رضا محمد رضا، دوسرا اس کا حصہ ہے' جو steps انہوں نے لیے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم گومل زام ڈیم بنا رہے ہیں۔ جناب! یہ ڈیم تو 163000 ایکڑ زمین سیراب کرے گا لیکن وہ تو اس صدی میں نہیں بنے گا اور اس کے لیے آپ کی report ہے کہ اس کو نہیں بنانا چاہیے تو ایسے حالات میں جب آپ Mangla raising اور گومل زام ڈیم اور کچھی کے آسرے پر ہمیں چھوڑ رہے ہیں اور جو steps اٹھا رہے ہیں' میں کہتا ہوں کہ 27 ملین ایکڑ سے زیادہ زمین تو بلوچستان کی غیرآباد ہے' چھ ملین ایکڑ سے زیادہ زمین پشتونخواہ کی غیرآباد ہے' یہ تو کبھی آباد نہیں ہو گی۔ جب تک آپ نہروں کا انتظام نہیں کریں گے' ڈیم نہیں بنائیں گے' پانی مہیا نہیں کریں گے تو پھر یہ غیرآباد زمین کیسے قابل کاشت ہو گی؟ جناب! پانی پر تو یکطرفہ قبضہ ہے'

ہمیں تو صرف تین ملین ایکڑ فٹ پانی مل رہا ہے۔ پشتونخواہ صوبہ اور ہم 117 ملین ایکڑ فٹ اباسین کے پانی کے مالک ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہماری زمین غیر آباد رہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ figures میں تضاد ہے' یہ بات ہے۔ میرا خیال ہے اب جواب سن لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: نہیں جناب وہ figures? گومل زام ڈیم ابھی شروع نہیں ہوا' آپ کیسے کہتے ہیں کہ ہم اس کے آسرے پر بیٹھ جائیں۔

جناب چیئرمین: شروع ہو کر پھر کام رک گیا تھا لیکن شاید اب پھر شروع ہو گیا ہے بہرحال منسٹر صاحب آپ کو بتائیں گے۔ سوال مختصر رکھا کریں' جو main متن ہو۔

جناب سکندر حیات خان بوسن: جناب! میں نے جو figures quote کیے ہیں' یہ مجھے Provincial Governments کی طرف سے ملے ہیں لیکن جس طرح honourable Senator Sahib نے کہا ہے کہ میمن صاحب کی report میں اور figures ہیں تو بالکل ہم examine کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن مجھے جو figures ملے ہیں' یہ Provincial Governments کی طرف سے ملے ہیں۔

جناب چیئرمین: Check کر لیں۔

جناب سکندر حیات خان بوسن: میں check کرنے کے لیے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: میمن صاحب بھی یہاں موجود ہیں any comments from you Memon Sahib. اچھا بادینی صاحب کو ذرا کہہ لینے دیں۔ جی بادینی صاحب۔ جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! یہاں کون سے figures صحیح ہیں' کون سے نہیں ہیں' اس کو تو check کریں گے لیکن یہاں ایک واضح بات ہے کہ total barren areas culturable waste جو قابل کاشت ہے' وہ ہمارے صوبے بلوچستان میں 11.94 ملین ایکڑ ہے' یہ کافی زمین ہے' اس کے لیے صرف ایک بات اور کہ ہمارا پانی کتنا ہے۔ 10 million ایکڑ فٹ سالانہ ہمارا پانی ضائع ہوتا ہے۔ یہ بھی authentic figure ہے۔ اب

ہمارے صوبے نے وفاق کو باقاعدہ ایک plan دیا ہے کہ اس پانی کو preserve کرنے کے لیے، conservation کے لئے زیادہ سے زیادہ 50 billion روپے کی ضرورت ہے۔ اس سے check dams اور dams بن سکتے ہیں۔ یہ دس ملین ایکڑ فٹ پانی گیارہ ملین ایکڑ زمین کو سیراب کرنے کے لیے کافی ہوسکتا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ یہ ہمارے صوبے کا plan ہے اور PC-I شکل میں دیا گیا ہے۔ حکومت یہاں بڑی دعویدار ہے کہ وہ mega projects دے رہی ہے۔ اس سے اچھا mega project اور کون سا ہوسکتا ہے کہ پانی کے لیے آپ یہ allocation کریں، بجائے پولیس یا چھاؤنیوں کے۔ اس سے تمام ملک کو زرعی پیداوار بھی مل سکے گی، سستی بھی ہوگی، ایکسپورٹ بھی ہوسکے گی۔ میری عرض یہ ہے کہ آپ ہمارے صوبے کا یہ project لیں جو irrigation department نے تیار کیا ہے اور اس پر عمل کرنے کے لیے اپنا کوئی نقشہ دے دیں۔اس کے بارے میں وزیر صاحب کچھ بتا دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سکندر حیات خان بوسن، جناب! پچھلے تین چار سال میں اگر آپ دیکھیں تو بلوچستان کے اندر maximum check dams وغیرہ بنے ہیں۔ جو information honourable Senator کے پاس ہے، اگر کوئی ایسا project ہے تو وہ مجھے دیں میں اس کو definitely کراؤں گا۔

جناب چیئرمین، آپ ان سے مل کے طے کرلیں۔آپ ان سے ملاقات کرلیں۔جی بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، شکریہ جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ بنجر زمینوں کے لیے 1967 میں جب سروے ہوا تھا، لوگوں کو پتا نہیں تھا، یہ جو اعداد و شمار دیے ہوئے ہیں یہ سارے حکومت کے نام پر ہوں گے جیسے رضا صاحب نے کہا اور دوسرے دوستوں نے کہا کیونکہ دوسرے figure زیادہ ہیں لیکن یہ وہ figures ہیں جو DCOs کے نام پر ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ لوگوں کی زمین جو DCOs کے نام پر کی ہے یہ لوگوں کو واپس allot ہوگی یا نہیں ہو گی۔وزیر صاحب مہربانی کرکے یہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: یہ ان کو بتا دیں جی۔

جناب سکندر حیات خان بوسن: جناب چیئرمین! مجھے سمجھ نہیں آئی۔ ایک دفعہ پھر اگر یہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: Figures میں جو فرق ہے تو وہ check کرلیں گے۔ جو صحیح figures ہوں گے وہ بتا دیں گے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ بلوچستان میں اس وقت صرف دو dams ہیں میرانی ڈیم اور ژوب ڈیم، درمیان میں کوئی ایسا ڈیم نہیں ہے۔ اللہ کی مہربانی ہے کہ پچھلے سات سالوں سے بارشیں بند ہیں۔ ڈیموں کی زیادہ ضرورت ہے۔ وزیر صاحب جو کہہ رہے ہیں وہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ lining اور تالابوں کا کام کافی ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ ہر جگہ شروع ہے۔ وفاقی حکومت سے ہماری درخواست صرف ڈیم کے لیے ہے، پیسے دے دیں تاکہ ڈیم بن جائیں۔

جناب چیئرمین: Irrigation Commission سے اور وزارت پانی و بجلی سے آپ coordinate کریں۔

جناب سکندر حیات خان بوسن: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: Question No. 85, Mr. Ilyas Ahmed Bilour. Anybody on his behalf. Yes, Raza Sahib.

85. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.26 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether it is a fact that substandard seeds have caused fall in cotton yield this year, if so, the steps being taken to overcome the shortfall, if any?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: It is not correct that reduction in cotton yield this year was due to sub-standard seed. It was largely due to environmental factors such as high temperature at flowering stage of the crop. Sufficient quantities of high quality seed of cotton was available during the year and seed markets were under complete monitoring of the department. The seed availability was 40,806 tons which was 8.0% more than the previous year. During the year 28,914 tons of seed was sold and 11,803 seed was left over.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! جیسا کہ ان کو بھی معلوم ہے کہ بروقت معیاری بیج فراہم نہ کرنے کی وجہ سے اس کی فصل کم رہی ہے۔ جواب میں وزیر صاحب نے خداوند تعالیٰ پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ گرمی آئی تھی اور فصل خراب ہوئی، خدا کو یہی منظور تھا۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ cotton تو ہمارے ملک کی سب سے اہم اور ایسی crop ہے جو ہم export کرتے ہیں اور یہ جو ہماری تمام فصلیں خراب ہوگئیں جیسا کہ عباسی صاحب فرما رہے تھے کہ ہماری تمام بنیادی فصلیں خراب ہو رہی ہیں، اس پر آپ کا جو جواب ہے اس میں تمام ذمہ داری ماحول، حالات، گرمی اور خداوند تعالیٰ پر ڈالتے ہیں۔ کیا اس کی کوئی اور وجہ نہیں تھی؟ آپ کا بیج غیر معیاری تھا اور آپ کی ادویات دو نمبر تھیں۔ آپ نے growers کے لیے کچھ نہیں کیا۔ اس کی اور وجوہات کیا تھیں۔ خدا پر تو ذمہ داری ڈالنا آسان ہے۔

جناب سکندر حیات خان بوسن، جناب چیئرمین! ایک تو میں محترم سینیٹر صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یہ پچھلے سال کی جو فصل ہے میں نے پہلے بڑی in detail بات بتائی ہے کہ 13 million bales کی فصل ہے، اس فصل کو آپ کم فصل نہیں کہہ سکتے۔ I am sorry کہ ان کے پاس یہ information نہیں ہے کہ پاکستان کے اندر عموماً جو کاٹن ہے، میں پھر اس کو repeat کروں گا کہ ہمیشہ جو کاٹن پاکستان میں produce ہوتی ہے وہ 10.5 million bales سے زیادہ نہیں ہوئی۔ ان کو تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ میں نے بتایا کہ پاکستان کی تاریخ میں تین دفعہ اس سے زیادہ فصل ہوئی ہے اور دو مرتبہ ابھی اس حکومت میں ہوئی ہے۔ 14.6 million bales کے بعد تیرہ ملین bales کی فصل پچھلے سال ہوئی ہے اور اس کے بارے میں بھی میں نے واضح طور پر پچھلے سوال میں ان کو بتایا ہے کہ تیرہ ملین bales کی فصل کو آپ کسی صورت میں بھی بری فصل نہیں کہہ سکتے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور میں نے پچھلی دفعہ بھی بتایا کہ اس میں جو کمی آئی تھی، اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ میں نے آپ کو بتائی تھی کہ ساڑھے چار لاکھ ایکڑ ہماری زمین سیلاب میں ضائع ہوگئی جو کچے کے علاقے میں تھی اور دوسری وجہ یہ تھی۔ اگر آپ کا تعلق cotton growing area سے ہے

یا آپ کے پاس information ہے' اگست کے مہینے میں رات کے جو temperatures تھے وہ بہت زیادہ raise کر گئے تھے' جس کی وجہ سے کچھ shedding ہوئی تھی۔ پچھلے سے پچھلے سال 14.6 تھی اور 13 آئی۔ یہ پندرہ لاکھ کی ہے ' اگر آپ اس کی طرف دیکھیں اور دوسرے میں آپ کو بتا دوں کہ cotton کی فصل بہت sensitive فصل ہے' اسے آپ دوسری فصلوں کے ساتھ compare نہیں کر سکتے۔ ابھی جو موسم اس وقت چل رہا ہے ' آپ کو میرے خیال میں علم نہیں ہو گا کہ یہ کس طرح کا موسم ہے' یہ کاٹن کے لیے بہتر ہے یا نہیں ہے۔ بارشیں زیادہ چاہییں یا نہیں چاہییں۔ سب سے زیادہ حساس فصل کاٹن کی ہوتی ہے۔ ویسے تو کوئی بھی کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا' کاٹن کی فصل موسم کے مطابق ' ماحول کے مطابق ہوتی ہے۔ ان سب چیزوں کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔

باقی رہ گیا سوال کہ جہاں تک seed کی availability کی بات ہے تو میں آپ کو بتاؤں کہ اس وقت جو highest availability ہے' اس وقت جو کاٹن کا 77% seed ہے وہ certified available ہے' پہلے یہ پوزیشن نہیں تھی۔ ہماری جو seed کی پالیسی ہے وہ ابھی کچھ دنوں میں' میں پرائم منسٹر صاحب کو پیش کر رہا ہوں ' جس میں ہم نے کافی amendments کی ہیں اور اس میں ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ private sector کی participation کو ہم زیادہ لے کر آئیں تاکہ private sector اس میں investment کر سکے۔ تو وہ پالیسی بھی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ماہ تک آ جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ' میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں' میں نے پہلے بھی کہا' چونکہ میرا تعلق اس علاقے سے ہے' تو میرے پاس کاٹن کے متعلق خاصی information ہوتی ہے۔ اس وقت بھی آپ کو بتا سکتا ہوں کہ تقریباً تین سو بیس جالان صرف پنجاب میں کیے گئے اور اس کے علاوہ کچھ cases سندھ میں بھی کیے گئے اور اس کی باقاعدہ monitoring کر رہے ہیں لیکن اس میں بہتری کی' میں سمجھتا ہوں واقعی ضرورت ہے۔ خصوصی طور پر سندھ کے ہمارے جو اضلاع ہیں اس میں seed کی availability کے مسائل ہیں' جن میں حکومت کی سطح پر اور private sector کے ذریعے صحیح قانون سازی کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ہم بہتری لائیں گے۔

جناب چیئرمین، اچھا تو بوسن صاحب! آپ نے کہیں جانا تھا۔

جناب سکندر حیات خان بوسن، جی جناب۔

Mr. Chairman: The question hour will finish at 11.15 p.m.

ان کی پہلے کوئی prior commitment تھی so, I think ہم باقی questions defer کر دیتے ہیں۔

Question No. 87. Ch. Muhammad Anwar Bhinder, anybody on his behalf.

87. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.27 p.m.)

Will the Minister for Textile Industries be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-06 for the Ministry of Textile Industries with category-wise break-up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break-up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non utilization of the funds?

Mr. Mushtaq Ali Cheema: Detail of sanctioned budget and expenditure of Ministry of Textile Industry during the financial year 2005-06.

(i) **Development**

No development budget was provided to this Ministry during the financial year 2005-06.

(ii) **Non Development**

There was budget provision of Rs. 57.30 million including supplementary

grant of Rs. 37.00 million for Non Development expenditure during 2005-06. Out of this provision a sum of Rs. 1.064 million had been re-appropriated to Textile Commissioner's Organization Karachi which was short of funds. The details of remaining budget is as under:—

(Rs. in Million)

Head	Budget Allocation (including S/G & re-appropriation)	Funds released	Funds utilized	Saving
Employees related expenses	8.411	8.286	8.286	0.125
Operating Expenses	10.042	9.973	9.973	0.069
Transfers	0.365	0.365	0.365	—
Physical Assists	1.650	1.635	1.635	0.015
Repair and Maintenance	0.768	0.762	0.762	0.006
Supplementary grant for payment as premium to clean cotton growers transferred to TCP.	35.000	35.000	3.072	31.928
Total:	56.236	56.021	24.093	32.143

REASONS FOR SAVING/NON UTILIZATION OF FUNDS

A sum of Rs. 35.000 million was granted through supplementary grant for payment of premium to clean cotton growers. This amount was released and placed at the disposal of Trading Corporationof Pakistan, Karachi for payment of premium @ Rs 50 per maund to clean cotton growers. Out of this amount a sum of Rs. 3.072 million was utilized. The full amount could not be utilized as the approval of the summary was given by the ECC of the Cabinet in December, 2005 when the cotton season had already started. However the savings/balance amount is available with TCP, which will be utilized for the next year's clean cotton programme. The savings under the other heads is nominal *i.e.* 0.38% of the total allocation.

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes Mr. Ismail Buledi.

آپ ٹیکسٹائل کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جی ہاں - انہوں نے بتایا ہے کہ مالی سال 2005-2006 کے دوران اس وزارت کو کوئی ترقیاتی بجٹ نہیں دیا گیا تھا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین: چیمہ صاحب۔

جناب مشتاق علی چیمہ (وفاقی وزیر برائے ٹیکسٹائل انڈسٹری): جناب! اگر ترقیاتی بجٹ کی ضرورت نہیں ہے تو کیوں مانگا جائے اور کس لیے مانگا جائے، نہیں ضرورت تھی تو نہیں مانگا گیا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: اللہ کرے کہ آپ کی جو requirements ہیں وہ پوری ہوں تو ضرورت کیوں نہیں ہے، آپ کے department میں بہت سے مسائل ہیں اور ان کی requirement بھی ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں کہ آپ کو ضرورت نہیں ہے؟

جناب مشتاق علی چیمہ: پتا نہیں آپ کس sense میں سمجھ رہے ہیں۔ مختلف departments ہیں، مختلف requirements ہیں، ان کے لیے فنڈز باقاعدہ لیے جاتے ہیں۔ جیسے یہ clean cotton کے حوالے سے condemnation کو control کرنے کے لیے ہمیں پیسے چاہییں، تو اس میں وہ نظر آ رہے ہیں۔ ہمیں اپنے funds میں سے ---

جناب چیئرمین: Clean cotton بڑا اہم ہے اس کے لیے تو آپ کر رہے ہیں۔

جناب مشتاق علی چیمہ: اس کے لیے ہم نے کیا ہے۔ گزشتہ سال چونکہ زلزلہ آ گیا اور کچھ late start ہوا تو last year ہم نے contamination control کرنے کے لیے جو clean cotton policy دی تھی اس کے مطابق ہم نے funds لیے لیکن چونکہ season off ہوگیا تھا تو پورے utilize نہیں ہوئے اور وہ lapse بھی نہیں ہوئے، اس وقت وہ TCP کے پاس موجود ہیں اور ECC کو جو نئی summary گئی ہے اس میں ہم نے دوبارہ 35

million rupees مانگے ہیں اور یہ کہہ کر کہ ہمارے پاس about 30 million ہیں اور 5 million ہمیں دیے جائیں۔

سینیٹر کلثوم پروین : وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ کسی ترقیاتی فنڈ کی ضرورت نہیں ہے ۔ میرا خیال ہے کہ industry ہر ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے ۔ انہوں نے یہاں دیکھ بھال کے حوالے سے کہا ہے ' ان کو کچھ فنڈز ملے ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں Hub میں اسی (80) کے قریب ہماری industries بند ہیں تو کیا انہوں نے وہاں کوئی ایک آدھ repair کا یا کوئی کام کروایا ہے ۔ انہیں تو شاید فنڈز کی ضرورت نہیں ہے مگر ہمیں ہے۔ اس فنڈ میں سے کوئی فنڈ انہوں نے وہاں use کیا ہے ۔

جناب مشتاق علی چیمہ : چونکہ textile sector سارا private sector میں ہے اور جہاں ضرورت محسوس کی جاتی ہے اس کے لیے ہمہ وقت یہ textile ministry اس industry کو protect or facilitate کرنے کے لیے کام کرتی رہتی ہے۔ آپ نے recently دیکھا ہے کہ بجٹ کے فوری بعد 25 billion کا textile package دیا گیا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ ایک ریکارڈ ہے اور اس سے textile industry کو بڑی help ملے گی اور further بھی ضرورت ہے اس کے لیے کام جاری ہے۔

Mr. Chairman: Q.No.88

88. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.27 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non developmental, sanctioned in the Budget 2005-2006 for the Ministry of Health with category-wise break up;

(b) *the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;*

(c) *the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break up; and*

(d) *the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non utilization of the funds?*

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) Category-wise break-up of developmental and non-developmental **fund allocated** during 2005-06 are as follows:—

Developmental Fund

(Rs. In million)

S.No	Category	Original Budget allocation
1.	General Hospital Services	2309.107
2.	Other Health Facilities & Preventive measures.	6996.000
3.	Specific Health Research Project	141.692
	Total	**9446.799**

Non- Developmental Fund

S.No	Category	Original Budget allocation
1.	Medical Products, Appliances & Equipments	49.754
2.	Hospital Services	2947.267
3.	Public Health Services	267.280
4.	Research & Development of Medicines	1.875
5.	Health Administration	112.386
6.	Tertiary Education Affairs & Services	5.575
	Total	**3384.137**

(b) The whole amount was released to the Ministry as mentioned in (a) above.

(c) Category-wise utilization position in respect of developmental & Non-developmental funds are as follows:

Developmental Fund

(Rs. in million)

S.No	Category	Original Budget allocation
1.	General Hospital Services	1201.939
2.	Other Health Facilities & Preventive measures	6272.008
3.	Specific Health Research Project	123.324
	Total	**7597.271**

Non- Developmental Fund

S.No	Category	Original Budget allocation
1.	Medical Products, Appliances & Equipments	39.587
2.	Hospital Services	2965.028

3.	Public Health Services	243.466
4.	Research & Development of Unani Medicines	1.875
5.	Health Administration	112.343
6.	Tertiary Education Affairs & Services	5.298
	Total	**3367.597**

(d) Position of funds **surrendered** by the Ministry out of the allocated development funds during 2005-06 is as follows:

Developmental Funds

(Rs. In million)

S.No	Category	Amount Surrendered
1.	General Hospital Services	599.341
2.	Other Health Facilities & Preventive measures	649.978
3.	Specific Health Research Project	14.000
	Total	**1263.319**

Reasons

(i) Amount of Rs. 1137.00 (M) was surrendered after 1st quarter (July-Sept) 2005-06 PSDP Review in pursuance of Planning & Development Division O. M.No. 4(5)/PIP/PC/2005-06 dated 10th December, 2005.

(ii) Anticipated savings of Rs. 126.319 (M) in various projects were surrendered as per Govt. rules.

Non-Developmental Funds

S.No	Category	Amount Surrendered
1.	Public Health Services	14.000
	Total	**14.000**

Reason

Amount surrendered to Finance Division due to decentralization of policy for re-imbursement of medical charges to pensioners.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: ضمنی سوال جناب! میں اپنے عزیز وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو انہوں نے جو reasons دی ہیں، وہ بڑی unclear ہیں خاص طور پر 113 billion انہوں نے utilize نہیں کیا ہے اور صرف یہ کہا ہے کہ surrendered after first quarter اور اس کے بعد Planning Commission کے letter کو refer کر دیا ہے۔ ہمارے پاس details آنی چاہییں اس لیے کہ یہ ایک بہت بڑی رقم ہے اور Health میں تو ایک پیسا بھی surrender کرنا میری نگاہ میں مجرمانہ چیز ہے۔ اس کو آپ کو لازماً use کرنا چاہیے۔

جناب محمد نصیر خان (وفاقی وزیر برائے صحت): Thank you sir. یہ بڑا important سوال ہے۔ جب پہلے funds appropriate ہوئے تو Planning & Development Division then reviewed according to PSDP. اس کے review obviously Planning & Development Divsion have to see their kitty کہ اندر ان کے پاس کتنی amount ہے and primarily in the first quarter انہوں نے revision بھیج دی۔ We fought for it but they have their own strong reasons انہوں نے کہا کہ نہیں جی we have to review this because of the size of the budget and also the allocations لیکن اس کے علاوہ پھر we got another project which was the Prime Minister Hepatitis Control Programme for 2.55 billion but this was the review by the Planning & Development Division, not by us. اس میں اس طرح ہم نے اس کو compensate کیا اور ہم نے پیسے واپس نہیں کیے، It was just a review in the first quarter in September lapse بھی نہیں ہوئے۔ and because of certain financial constraints, they must have planned like that.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: اتنا بڑا project ایک واضح PC-1 کی بنیاد پر مرتب ہوتا ہے اور اس کے بعد پھر یہ کہہ دینا کہ 1.13 billion rupees ہمیں نہیں چاہییں، یہ رقم

release ہونے کے بعد واپس کی گئی ہے یا تو پلاننگ کا سسٹم بڑا خراب ہے یا کہیں کوئی گڑبڑ رہی ہے تو وزیر صاحب کو ایوان کو تفصیلات بتانی چاہییں۔

Mr. Muhammad Nasir Khan: Planning & Development Division has done this.

we can sit and give him the details also اگر پروفیسر صاحب میرے پاس آ جائیں تو but primarily Planning and Development Division نے ہی یہ سارا initiate کیا لیکن everybody had to بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جیسے کہ زلزلہ آیا اس کے اندر Planning & Development تو کئی دفعہ ایسی چیزیں ہو جاتی ہیں تو contribute. Division can give all the reasons.

Mr. Chairman: Now, we go on to Q. No. 93 because as I mentioned about others, the ministers are not present. Mr. Muhammad Ali Brohi Q.No.93.

93. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.29 p.m.)

*Will the Minister for Health be pleased to state the number of dispens*ers and clerical staff working in JPMC, Karachi with province-wise break-up?

Mr. Muhammad Nasir Khan: Total numbers of dispensers working in JPMC, Karachi are 27 whereas number of Clerical Staff on various posts is 86. The province-wise break-up is at Annex-I.

Annex-I

PROVINCE-WISE BREAK UP OF THE DISPENSERS WORKING IN JINNAH POSTGRADUATE MEDICAL CENTRE (JPMC), KARACHI.

S#.	Name of Province.	Number of dispenser.
1.	Sindh®	02
2.	Sindh (U)	05
3.	Punjab.	12
4.	Balochistan.	01
5.	NA/FATA.	02
6.	AJK.	01
7.	NWFP.	04
	Total.	27.

PROVINCE –WISE BREAK UP OF THE CLERICAL STAFF WORKING IN JINNAH POSTGRADUATE MEDICAL CENTRE (JPMC), KARACHI.

1.	Punjab.	40
2.	Sindh ®	17
3.	Sindh (U)	17
4.	NWFP	08
5.	Balochistan	02.
6.	NA/FATA	01
7.	AJK.	01
	TOTAL.	86.

Mr. Chairman: No. Supplementary. Next Q. No. 94.

94. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.29 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state;

(a) the number of doctors working in the National Institute of Health (NIH) with province-wise break-up; and

(b) the number of posts of doctors lying vacant in the said institute and the time by which these posts will be filled in?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) Twenty-nine (29) MBBS Doctors are working in this Institute. The province-wise break-up is given as under:—

—	Punjab	=	18
—	Sindh (R)	=	07
—	NWFP	=	02
—	FATA/FANA	=	02

(b) Six (06) posts having requisite qualification of MBBS with post graduation in the relevant field are lying vacant in the Institute which will be filled shortly.

Mr. Chairman: Any supplementary question? No. Next question No.95. Again it is in the name of Dr. Muhammad Ali Brohi.

95. ***Dr. Muhammad Ali Brohi:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.29 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state;

(a) the value of medicines provided to the patients by JPMC, Karachi since 1st July, 2004; and

(b) the names of companies/pharmaceutical companies from where these medicines were purchased?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) The value of medicines provided to the patients by JPMC from 1st July, 2004 to 30th June, 2006 amounts to Rs. 204.400 millions.

(b) Lists containing names of Companies/pharmaceutical companies who provided drugs and medicines to JPMC during the period from 01-07-2004 to 30-06-2005 and from 01-07-2005 to 30-06-2006 are at Annex-I & II.

ANNEXURE-I

LIST OF FIRMS WHO HAVE SUPPLIED DRUGS AND MEDICINES TO JPMC, KARACHI DURING THE PERIOD FROM 01-07-2004 TO 30-06-2005.

S.NO.	NAME OF FIRMS
1.	A.H. SONS KARACHI
2.	ABBOTT LABORATORIES KARACHI
3.	AFZAL PHARMACY KARACHI
4.	AMDANI MEDICINES CO KARACHI
5.	ASWAD MEDICAL KARACHI
6.	AVENTIS PHARMA KARACHI
7.	BOC GASES LTD KARACHI
8.	BSN MEDICAL KARACHI
9.	BAWANY AIR PRODUCTS KARACHI
10.	BIO SCIENCES KARACHI
11.	BOSCH PHARMA KARACHI
12.	EURO PHARMA KARACHI
13.	EXCEL CORPORATION KARACHI
14.	FARAZ ASSOCIATES KARACHI
15.	FUJIFILM PAKISTAN KARACHI
16.	GENTEC ENGINEERING KARACHI
17.	GEOFMAN PHARMACEUTICAL KARACHI
18.	HADI ENTERPRISE KARACHI
19.	HAJI MEDICINES COMPANY RAWALPINDI
20.	JINNAH MEDICOS & SURGICAL
21.	JOHONSON & JOHNSON PAKISTAN
22.	KARACHI MEDICAL COMPANY
23.	MEDICHEM ENTERPRISES
24.	MEDIGAS KARACHI
25.	MEDITEC INSTRUMENT KARACHI
26.	MERCK MARKER KARACHI
27.	MUSAJI ADAM & SONS
28.	NATIONAL ABSORBENT KARACHI
29.	NATIONAL AGENCY KARACHI
30.	NOOR ENTERPRISES KARACHI
31.	ORIENTAL SALES CORP
32.	PHARMAWISE LAHORE
33.	PHARMEDIC LAB
34.	PHARMIC TRADING KARACHI
35.	PLATINUM PHARMA KARACHI
36.	POPULAR INTERNATIONAL KARACHI
37.	POLYCHEM INTERNATIONAL KARACHI
38.	R.K. CHEMICAL COMPANY
39.	REHMAN & SONS KARACHI
40.	RIZCO INTERNATIONAL KARACHI
41.	RIZWAN & CO KARACHI
42.	SEIKO SCIENTIFIC CORP KARACHI
43.	SACO INTERNATIONAL KARACHI
44.	SHAMIM & CO KARACHI
45.	SIND MEDICAL STORE KARACHI
46.	SKY WAYS INTERNATIONAL KARACHI
47.	STAR THAR TRADERS KARACHI
48.	SUMMIT INTERNATIONAL
49.	TAJ MEDICOS KARACHI
50.	TRADE LINKS KARACHI
51.	UNITED AGENCIES KARACHI
52.	UNIVERSAL ENTERPRISES KARACH
53	VALOR PHARMA KARACHI
54.	ZAFA PHARMA KARACHI
55.	ZUBAIR SCIENTIFIC CORP KARACHI

Annex-II

LIST OF FIRMS WHO HAVE SUPPLIED DRUGS AND MEDICINES TO JPMC, KARACHI DURING THE PERIOD FROM 01-07-2005 TO 30-06-2006.

S.NO.	NAME OF FIRMS
1.	A. AZIZ AKHAI KARACHI
2.	AFZAL PHARMACY KARACHI
3.	AMDANI MEDICINES CO KARACHI
4.	ASWAD MEDICAL KARACHI
5.	AVENTIS PHARMA KARACHI
6.	BAWANY AIR PRODUCTS KARACHI
7.	BOC GASES LTD KARACHI
8.	BSN MEDICAL KARACHI
9.	FARAZ ASSOCIATES KARACHI
10.	FUJIFILM PAKISTAN KARACHI
11.	GEOFMAN PHARMACEUTICAL KARACHI
12.	HADI ENTERPRISE KARACHI
13.	HAJI MEDICINES COMPANY RAWALPINDI
14.	JOHONSON & JOHNSON PAKISTAN
15.	KARACHI MEDICAL COMPANY
16.	MEDIGAS KARACHI
17.	MEDITEC INSTRUMENT KARACHI
18.	MERCK MARKER KARACHI
19.	MUSAJI ADAM & SONS
20.	NATIONAL ABSORBENT KARACHI
21.	QAMAR NAQI & SONS KARACHI
22.	NOOR ENTERPRISES KARACHI
23.	ORIENTAL SALES CORP
24.	PHARMAWISE LAHORE
25.	PHARMEDIC LAB
26.	PHARMIC TRADING KARACHI
27.	POLYCHEM INTERNATIONAL KARACHI
28.	POPULAR INTERNATIONAL KARACHI
29.	R.K. CHEMICAL COMPANY
30.	RIZWAN & CO KARACHI
31.	PLATINUM PHARMA KARACHI
32.	SEICO SCIENTIFIC CORP KARACHI
33.	SHAMIM & CO KARACHI
34.	SIND MEDICAL STORE KARACHI
35.	SKY WAYS INTERNATIONAL KARACHI
36.	STAR THAR TRADERS KARACHI
37.	SUMMIT INTERTRADE KARACHI
38	TAJ MEDICOS KARACHI
39.	TRADE LINKS KARACHI
40.	UNITED AGENCIES KARACHI
41.	UNIVERSAL ENTERPRISES KARACH
42	VALOR PHARMA KARACHI
43.	ZAFA PHARMACEUTICALS KARACHI
44.	ZUBAIR SCIENTIFIC CORP KARACHI
45.	A.H. SONS KARACHI
46	ABBOTT LAB KARACHI

Mr . Chairman: Any supplementary question? No supplementary. Next Q. No. 96. It is in the name of Dr. Muhammad Ismail Bluedi.

96. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.32 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that some expired and spurious medicines have recently been recovered from the dispensary Al-Shifa Hospital, if so, the action taken against the persons responsible for it?

Mr. Muhammad Nasir Khan: No, it is not a fact that the medicines recovered from the Pharmacy of Al-Shifa Hospital, Islamabad were Expired/ Spurious.

— The medicines recovered from the pharmacy of Al-Shifa Hospital, Islamabad were unregistered/unauthorized and without any bill of warranty, purchasing or import documents, which is contravention of section 23(1) (a) (vii) of Drugs Act 1976.

— The Drugs were seized by the concerned Drug Inspector, Islamabad Capital Territory and the matter was subsequently placed before the Quality Control Board Islamabad on 4-5-2006. The Board decided to prosecute the firm in the Drug Court Rawalpindi. Accordingly the complaint is being filed in the Court in consultation with the District Attorney.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب چیئرمین ! Dr. is a medical practitioner

میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آپ Ph.D ہیں یا Medical Graduate ہیں۔ I am or Ph.D.

sure he is not a doctor.

Mr. Chairman: Dr. Ismail Bluedi is not present, so let's not talk about him in his absence.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اگر وہ ہیں تو بتائیں کہ میں Ph.D ہوں ورنہ یہ ڈاکٹر لکھ دینا نامناسب لگتا ہے۔

Mr. Chairman: OK, I will take it up with Ismail Bluedi. Yes, Rukhsana Zuberi.

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, the question raised here is very important and that is of expired drugs and fake drugs being sold in the bazar. It is assumed that they are found in an unbelievable proportion.

آپ کہتے کہ 90% medicines جو market میں available ہیں وہ grey area کی medicines ہیں۔ ہم اس پر وزیر موصوف کا جواب چاہیں گے کیوں کہ جب بھی ہم اس طرح کی بات کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ it is a provincial subject. I think it is very important because health کے لیے جو اس government میں allocations ہو رہی ہیں وہ تو دن بدن کم ہوتی جا رہی ہیں اور جو ہوتی ہیں وہ spend نہیں ہوتیں۔ لوگ جو بازار سے medicines لیتے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Yes Nasir Sahib.

Mr. Muhammad Nasir Khan: I think the question is not

specific as she did not mention the place where the spurious medicines have been found. However, we started raids in the last year like anywhere in the world that whoever is the consumer whether it is the chem

something must have certificate from the supplier of the drug.

ں جگہ بھی میں نے raid کیا they did not have--- either the import from

overseas or for example the national or the multinational, that produce

drugs ان کے پاس ان کا certificate نہیں تھا۔

Now we are doing this very quietly but we are working very hard and very firmly and we are making the system and *Insha Allah* you will see in the next six months a lot of action is being taken and you will see a lot of this expiring because we are not connecting the suppliers with the chemists. Wherever the chemists in the world

جہاں سے دوائی لی ہوتی ہے ان کے پاس اس کا certificate ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں ٹرک پشاور سے آیا اور ہم نے دوائی لے لی۔

So, they do not have the documentation and that is why they have prosecuted. As far as the spurious drugs I think it is not the misconception, surely there is a problem and this problem also exists with the United States, if you go to buy a medicine, you will absolutely find the similar case. But it is not that bad, it is a negative perception and we are working to make it well and get good quality. But I think Pakistani drugs are of very good quality. We sometimes look at things more than the negative. On the provincial side the honourable Senator is absolutely right we are working with the Provincial Governments and we are working in liason with them but primarily the certain responsibility lies with the

Provincial Governments, we cannot interlude but for ever, we are following it up. We have national policy for the drugs and *Insha Allah* we will implement it but if the honnourable Senator has a specific case in any province, please let us know we will immediately ask the provinces to take care for that.

Mr. Chairman: Yes, Rukhsana Sahiba.

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Mr. Chairman, we would like to know what quality control measures are being taken by his Ministry because it is not one place, two places i.e., 90% of the places of today.

Mr. Chairman: He has mentioned that there is strategy and you know the detailed strategy will take sometime.

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Sir, these are related terms. They say we are trying to do this etc., but what are the objectives, what has been achieved? If you see the policy, if you see what is given in the long term, mid- term plans, nothing is being implemented.

Mr. Muhammad Nasir Khan: In fact I would like to differ with the honourable Senator that nothing has happened. A lot of things have happened but we have made a noise because I tell you one thing, unfortunately, in about six years, seven years ago there was a huge noise that our drugs are not good and in this sense what happened was from about 16 million dollars of export we came to 4 millions of export because the neighbouring countries took our reports, our statements went to all the

other countries, for example, in the Middle East I said, we are not saying this, it is Pakistani themselves saying that the drugs are spurious or whatever. So, we are now making a policy, working hard but very quietly so I think we can settle them. Our input should be fantastic absolutely.

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Sir, I will draw the attention of the honourable Minister for Health to the answer given. The question was, "is it not a fact that medicines recovered from the Pharmacy of the Al-Shifa Hospital, Islamabad were expired or spurious?" The answer is like this and has two portions to which I brought the attention of the honourable Minister.

Number one, it is admitted that unregistered and unauthorised medicines coming from the firms which are unregistered and unauthorised.

Number two, is that the Quality Control Board has decided on 4-5-2006 to proceed against the firm only. This is very strange, this is amazing.

Mr. Chairman: Do you mean the employees should also be.....?

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: No, sir, under the Drugs Act, 1976 the first is the responsibility of the pharmacy which is keeping those drugs because tomorrow firm can forward and say, "I did not produce it." That is it and then what about those patients and the injured people to whom these drugs have been administered and number three is that this is the most expensive, my friend knows that it is the expensive hospital in the town and if this is the state of affairs of that

expensive medicines which we are taking, our patients are taking, this is highly, highly alarming and I believe that the hospital should be held responsible, I know that the doctors are very influential there and they have connections, of course, everybody knows that but they are the people who are responsible at number one according to the law.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! تھوڑی سی diversion ہوگی لیکن اگر مجھے صرف آدھا منٹ دے دیں کیونکہ میری بات بالکل ڈاکٹر صاحب کی بات ہے کہ الشفاء جیسے ہسپتال میں اگر یہ صورتحال ہے تو باقی جگہوں پر کیا صورتحال ہوگی اور prosecution صرف firm کی کیوں ہو۔ ان کے خلاف action کیوں نہ ہو کہ ان کی فارمیسی میں اس قسم کی spurious drugs رکھی ہوئی ہیں۔ It is a major hospital in Islamabad اور Federal Ministry of Health ہے وہ تو بےچاری virtually صرف اسلام آباد کی Ministry ہوتی ہے۔ اس کا صوبوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ باقی جگہوں پر صرف ان کی monitoring ہوتی ہے۔ اگر ان کی نظروں کے نیچے الشفاء ہسپتال میں یہ ہو رہا ہے تو باقی جگہ پر کیا حالات ہوں گے یہ خان صاحب خود سمجھ سکتے ہیں۔

جناب محمد نصیر خان، اگر یہاں پر کوئی inspection ہو رہی ہے تو یہ پکڑا گیا ہے۔

There was a reason. They are going around all over Islamabad and action also will be taken against hospital because it is not the pharmacy that is inside there and the point is taken. We will also talk and I think hopefully *Insha Allah* we will also talk and take action against them.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، لیکن آپ کا جو جواب ہے اس میں یہ ذکر ہی کوئی نہیں کہ آپ نے ہسپتال کے خلاف کیا action لینا ہے۔ دیکھیں میری بات سنیں جناب! جو جواب آیا ہمارے سامنے اس میں ہسپتال کا کوئی ذکر ہی نہیں آیا۔ مطلب آج کیونکہ ہم point

out کر رہے ہیں اس لیے خان صاحب اس کے خلاف action لیں گے۔

Mr. Muhammad Nasir Khan: The question is that whether it is a fact that some expired and spurious medicines have recently been recovered from the dispensary of the Al-Shifa Hospital, if so, the action taken against the persons responsible for it?

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, pharmacy of the hospital is equally responsible.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Sir, if the honourable Senator gives me some sigh. The hospital gives dispensary on contract basis. Now, when you give somebody, a private company, to run the dispensary, it is primarily its responsibility. Overall I agree with you totally. Babar sahib is a very competent lawyer, he must know that overall.....

Mr. Chairman: When they take any medicine from it, would they check the expiry before administering it?

Mr. Muhammad Nasir Khan: Yes, they do. That is why when we are reading, we found the documents missing and that is why we took action.

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: Mr. Chairman, I wanted to clarify one thing if I am permitted to, I will take one moment only. The honourable Minister kindly be with me on the second portion. Let us be clear about this. This is a human issue, it is a very important issue of this city. Kindly be with me on the second portion of the issue. The answer which the Ministry has given; "the drugs were seized by the

concerned Drug Inspector, Islamabad Capital Territory and the matter was subsequently placed before the Quality Control Board Islamabad on 4-5-2006." Now comes the punch line, "the Board decided to prosecute the firm in the Drug Court Rawalpindi." This is done. "Accordingly the complaint is being filed in the court in consultation with the District Attorney." So, it is the firm against which the only complaint is filed and under the Drugs Act, 1976, "unless complaint is filed, the court *suo motu* cannot proceed against the accused person."

Mr. Chairman: It could be the firm of the pharmacy also.

Senator Dr. Zaheer-ud-Din Babar Awan: No, Mr. Chairman, I know it and I can help the honourable Minister if the Ministry does not know, he must be knowing that the Al-Shifa does not permit any other firm to have a pharmacy inside of the hospital and the Pharmacy, which is there, they charge for the pharmacy in advance. When you go there, you have to purchase all the medicines from that hospital and they charge in advance. There is a fee for the pharmacy that you have to pay at the time of registration with your number of the patient because I keep on visiting that hospital. I took my mother there and they charge that, this is the fee for the registration with the pharmacy. So, this is a very serious thing. If the Minister makes an statement before the House that in such and such time, may be ten days, fifteen days, a month, the hospital is going to be prosecuted, I will be satisfied and the House will be satisfied.

Mr. Chairman: I am sure they will examine all aspects which are

involved and all involved would be taken to task.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Sir, let me exactly see the whole legality. How they have proceeded whether it is a person or otherwise and I think I could share whatever I received with the honourable Senator and also there is advice because I know it is legal visit so we can offer to get his expertise on this.

Mr. Chairman: I think the main concerns and all involved should be prosecuted. So, I think give them that assurance. Gulshan Saeed sahiba.

سینیٹر گلشن سعید، میرا بھی سوال اسی طرح کا ہے وزیر صحت صاحب سے کہ چار، پانچ problems ہیں اس وقت ملک میں۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ ہسپتالوں میں غریب لوگوں کو دوائیاں بالکل نہیں ملتیں۔ پچھلے تین سال سے میں سینیٹ کی ممبر ہوں اور نصیر صاحب کو یاد ہوگا کہ ہمیشہ میں نے اٹھ کر یہی بات کہی ہے کہ اتنے funds ملتے ہیں Ministry کو مگر کسی غریب کو دوائی نہیں ملتی اور جو ملتی ہیں وہ اتنی بری ہوتی ہیں، ابھی بھی، اس وقت بھی ملک میں fake companies دوائیاں بنا رہی ہیں اور لوگ suffer کر رہے ہیں۔ میں اس وقت نام نہیں لینا چاہتی۔ میں نے بھی ایک دوائی کھائی تھی جس کا reaction ایسا ہوا کہ ابھی تک I am sick اور جب ڈاکٹر سے پوچھا تو وہ کہتے ہیں کہ کسی پر یہ برا اثر کرتی ہے اور کسی پر نہیں کرتی۔ In fact بات یہ ہے کہ اس ملک میں ان کا فرض ہے کہ ایسی companies کو پکڑ کر ان کو سزا دلائیں۔ اس وقت میرا emphasis آپ سے یہ ہے کہ آپ ruling دیں کہ جو لوگ پکڑے جائیں ان کو چھوڑا نہ جائے اور جب تک سزائیں نہیں ملیں گی، companies seize نہیں ہوں گی، ان کو دس دس سالوں کے لیے جیل میں بند نہیں کیا جائے گا یہ exercise کبھی ختم نہیں ہوگی۔ نہ اب غریبوں کو دوائیاں ملتی ہیں، نہ ان کا علاج ہوتا ہے، بارشوں سے اس وقت جتنی بیماریاں پھوٹی ہوئی ہیں، ہیضہ، ٹائیفائڈ اور دوسری بیماریاں ہیں، کیا Ministry of Health ان

کی help کر رہی ہے۔ نہیں کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ دوائیاں جتنی ہیں پورے ملک میں' Drug Inspectors پیسہ لے کر چھوڑ دیتے ہیں۔ کسی کو سزا نہیں ملتی۔ اسی وجہ سے بار بار یہ سوالات آتے ہیں اور بار بار وہ ختم ہوجاتے ہیں جواب دینے کے بعد کہ جی یہ ہو رہا ہے۔

الشفاء اتنا بڑا ہسپتال ہے' ان کو بند کروائیں' جو آدمی responsible ہے اس کو سزا دلوائیں' اس کے بعد دیکھیں کہ کوئی ہسپتال کسی قسم کی کوئی غلط دوائی استعمال نہیں کرے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس میں بڑی بنیادی بات ہے اور بڑا واضح ہے' قانون کے تحت جہاں بھی ایسی کوئی خطرناک بات ہو کہ لوگوں کی جانیں خطرے میں پڑیں تو وہاں action ہونا چاہیے and I am sure یہ لیں گے۔ جی وزیر صاحب آپ اپنی بات بتائیے۔

جناب محمد نصیر خان، جناب! دو' تین چیزیں ہیں۔ ایک تو پہلے جو انہوں نے ایک perception دیا ہوا ہے کہ دوائیاں ملتی نہیں ہیں اور غریبوں کو نہیں ملتیں۔ Categorically, جتنے بھی Federal Hospitals ہیں' جتنے بھی Provincial Hospitals ہیں ان میں totally free علاج ہو رہا ہے and let me tell the honourable Senator that there is tremendous work we have done. آپ emergency میں جائیں وہاں جتنے بھی لوگ ہیں those people who cannot afford, totally free ہم دوائیاں دے رہے ہیں بلکہ please Federal Hospitals میں ہم نے boards لگائے ہوئے ہیں کہ کوئی دوائی باہر سے نہ خریدی جائے and let the hospital provide because the honourable Senator is right. We have enough funds to give a decent health care cover to the people. تو یہ perception کہنا I totally disagree with the honourable Senator کہ a lot of poor are being provided medicines. کہاں دنیا میں پچاس روپے میں Appendics operation ہوتا ہے۔ آپ پرچی کٹواتے ہیں totally free, not yet all the Federal Hospitals JPMC Karachi, PIMS, Mew, Services آپ جہاں بھی نام لے لیں totally free علاج ہو رہا ہے۔ Now the problem is that we have to

overall basically, we had very آپ نے صحیح کہا ہے improve our services. اس وقت ما شاء اللہ 10.8 my budget was 3.4 billion. جب ہم آئے scarce funds billions in about 3 years. A lot of hepatits control programme, TB dots programme, total دوائیاں جو ڈیڑھ دو لاکھ TB کی میں نے تو سب کو یہاں پہ کہا ہے اور لکھا بھی ہے کہ anybody جو TB patient ہو اس کا علاج total free ہو رہا ہے۔

We will provide all the medicines free. We have provided drugs. اب prevention of blindness کا پروگرام ہم نے شروع کیا ہے۔ So there are huge women child who are given vitamins now to expectant mothers. So, there is a lot of programme going on and I totally disagree but a law has to be done. We are far behind like the honourable Senator یہاں پہ کہا تھا کہ you have the funds. The funds are increasing and we are increasing.

Mr.Chairman: This is the last question. Khurshid Sahib

آپ نے سوال پوچھنا ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں تو صرف معلومات حاصل کرنا چاہ رہا تھا۔ سوال یہ تھا کہ expired and a spurious medicines جواب میں آپ نے یہ کہا ہے کہ unregistered and unauthorized and without a warranty. ان دونوں میں مجھے کوئی مطابقت نظر نہیں آ رہی ہے یعنی کیا وہ دوائیاں جو ہیں وہ expired تھیں یا نہیں تھیں؟

جناب محمد نصیر خان: یہ basically میں نے پہلے جواب میں یہی کہا تھا کہ they did not have the warranties, they did not have the envoices کہ دوائی کہاں سے آئی ہے۔ Let us be very specific now they are checking ہم نے suppliers کو کہا ہے کہ جو بھی distributors ہوں یہ ساری دنیا میں they must give them documents. جہاں chemist سے دوائی کا record نہیں آئے گا it is a very simple matter we will not buy medicines from them and buy the medicines from

ہوئی checking جب سے system اس somewhere else. So, there is a system that they were caught and that is why the action is being taken.

Mr. Chairman: Question Hour is over. You want to take any more questions.

(Interruption)

Mr. Chairman: I think, the Question Hour, now it is upto the House.

Senator Muhammad Enver Baig: We would like to take up question No.97, sir.

Mr. Chairman: Then let us keep it brief because immediately

آگے پھر جمعہ کی نماز ہو جائے گی۔

97. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.32 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the criteria laid down for issuance of NOC for establishment of a Medical College in the country; and

(b) the names of illegal medical colleges in the country with province-wise break-up?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) The criteria for Establishment/ Recognition of Medical and Dental College, laid down by PM&DC is at Annex-I.

(b) The names of non-recognized Medical Colleges in the country with province-wise break-up is at Annex-II.

Annex-I

CRITERIA
FOR

ESTABLISHMENT/RECOGNITION OF MEDICAL & DENTAL COLLEGES

PAKISTAN
MEDICAL & DENTAL COUNCIL
ISLAMABAD

****

The new Criteria shall be applicable to all new medical and dental colleges in both private and public sector. This shall also be applicable to all those medical and dental colleges, which are still awaiting recognition.

How To Apply For A Medical/Dental College.

Every Individual/Institution intending to establish a medical/dental college must apply for an inspection to the PM&DC prior to advertisement for applications of admission in First Year class. The advertisement can only be issued after No Objection Certificate is obtained from PM&DC. NOC will only be issued after going through the complete feasibility report and 1st Inspection.

Criteria for Establishment or Recognition of Medical and Dental Colleges in Pakistan.

Pakistan Medical & Dental Council in its 97th Session held on 29th & 30th December 2001 has laid down criteria for establishment/recognition of medical and dental college in Pakistan, which is detailed below: -

A. **Comprehensive Feasibility Report.**

Anyone intending to establish a medical/dental college shall submit a Comprehensive Feasibility Report, which must include the following information.

1. **Space.**

It must include all the relevant documents of ownership, possession, and plan of academic blocks. Site selected should be suitable from academic point of view. Minimum requirement for total area of Medical/Dental Institution will be provided in due course.

2. **Infrastructure.**

Adequate physical facilities for Academic Blocks, dissection Halls, common rooms, cafeteria, medical/dental equipment related to laboratories, libraries, various models, Information Technology etc. must be created for by the intending institute.

3. **Financial Resources.**

Every intending college must be financially viable. Financial resources should be clearly indicated according to level, size, and type of the proposed institution. It should be able not only to establish but also to run progressive medical/dental college.

4. **Legal Requirement.**

The institute should fulfill all legal formalities. Details will be provided in due course.

5. Organizational Structure/Faculty.

Faculty should be employed full time and qualified as per regulation for appointment laid down by PM&DC. CVs of every faculty member/all members of administration/staff should be submitted to PM&DC for scrutiny, along with terms of reference (TOR) for employment. Qualifications registered with PM&DC, recognized teaching experience of faculty members especially for teaching and examinations purposes. date of joining the college, designation, whether PM&DC approved or not, details of research publications etc. etc.

List of qualified Para-medical staff & Ancillary staff must be included as per requirement.

6. Transport Facilities.

Adequate transport facilities for students, teachers, staff etc must be available keeping in mind locality of institutions, number of students and other logistics.

7. Library

Library should be well equipped with sufficient number of books, latest editions of reference books/journals, computers with internet facilities. Minimum book list will be provided.

8. Attached Teaching Hospitals.

Hospital should be well equipped and must be functional at the time of first inspection of the College. Criteria of 5 beds per annual admission can be lowered to 3 beds per annual admission in the first year of establishment. At least 50% of the beds should be absolutely free of charge. For the remaining 50% of paid beds, a written document should be available for allowing the undergraduates for examination for learning purpose. The teaching hospital must be well-reputed and all major disciplines along with well-equipped operation theatres and support services should be fully available. In case of dental institutes at least half (0.5) dental chairs per admission should be available at the time of first inspection. The attached hospitals should also provide emergency treatments with all standard hospital requirements and should have modern diagnostic facilities with close circuit T.V. for educational purposes. Department of medical education and Physiotherapy should also be included as part of hospital/college.

9. Affiliation with a University.

The Medical/Dental College must only be affiliated with a University of the same province, which has a medical/dental faculty.

1. SCRUTINY OF APPLICATIONS

Before undertaking the first inspection the application for recognition must be submitted on a prescribed Performa with the details mentioned in the Performa. The application is required to be submitted to the Pakistan Medical & Dental Council (PM&DC) along with the prescribed processing fee i.e. Rs.100,000. The application will be scrutinized according to the laid down criteria. The Secretary, PM&DC will ensure identification of the deficiencies or otherwise for approval by the Executive Committee. If no deficiencies are found, then the PM&DC may approve to appoint an inspection team.

If approved, the inspection in question would be undertaken according to the following rules:

i) All institutions, trying to get themselves established and wanted to or have advertised in the press for admission of the medical students, should be informed that they should submit application for inspection before establishment of the College.

ii) In case they have failed to submit the application before the advertisement time then it should be mandatory that the newly established college must apply PM&DC to carry out inspection before conduct of the first professional examination (This is only applicable to those colleges who had established before these criteria were published).

iii) Depending on the report submitted on initial scrutiny of the application, the Executive Committee may arrive at the following decisions:

The institution may be informed of the deficiencies detected on scrutiny, and asked to resubmit the request after removing the deficiencies for inspection. It is mandatory that revised application be submitted before conducting the first professional examination, failing which the PM&DC will not be under any obligation to conduct inspection at later stages. The scrutiny team must ensure that the requirements laid down are duly approved by the Executive Committee and are available in the institution.

2. INSPECTION TEAM

The inspection team must comprise 5-7 members, consisting of two senior professors from Basic Medical Sciences and five from Medicine, Surgery, Obstetrics & Gynecology, Ophthalmology, Pediatrics and Otorhinolaringology. The inspection team will be accompanied by the Secretary PM&DC or one of his representatives.

3. INSPECTION SCHEDULE

Inspection of all relevant departments should be done for concerned year of training at the times given below. The objectives for each visit are mentioned below and the details are present in the forms.

Visit.1 Ist Comprehensive Inspection Prior to the first admission of students.

Objectives: the inspection team would look into the following in addition to the criteria already given.

- Suitability of the venue for educational purposes.
- Availability of all necessary infrastructure and physical facilities needed during the first professional
- Presence of needed educational resources
- Recruitment of appropriate and adequate teaching faculty
- Availability of written curriculum
- Adequacy and source of funds
- Procedure for financial accountability

Visit.2 At the time of first professional examination

Objectives: The inspection team would observe

- The conduct of examination
- Availability of appropriate and adequate numbers of examiners
- Relevance of assessment to the objectives of training for the year
- And report on the transparency and fairness of the examination

Visit.3 Beginning of the 3rd year or second professional

Objectives: the inspection team would look into the;

- Availability of all necessary infrastructure and physical facilities needed during the second professional in the medical college as well as affiliated teaching hospital
- Adequacy of clinical training opportunities including workload, case mix on the hospitals.
- Availability of required clinical faculty
- Presence of needed educational resources
- Recruitment of appropriate and adequate teaching faculty
- Availability of written training program with objectives, syllabus, teaching methods and assessment program

Visit.4 At the time of second professional examination

Objectives: The inspection team would observe

- The conduct of examination
- Availability of appropriate and adequate numbers of examiners
- Relevance of assessment to the objectives of training for the year
- And report on the transparency and fairness of the examination

Visit.5 2nd Comprehensive Inspection beginning of the 4th year or third professional.

Objectives: the inspection team would look into the

- Availability of all necessary infrastructure and physical facilities needed during the third professional in the medical college as well as affiliated teaching hospital
- Adequacy of clinical training opportunities including workload, case mix.
- Availability of required clinical faculty
- Presence of needed educational resources
- Recruitment of appropriate and adequate teaching faculty.
- Availability of written training program with objectives, syllabus, teaching methods and assessment program.

Visit.6 At the time of third professional examination

Objectives: The inspection team would observe

- The conduct of examination
- Availability of appropriate and adequate numbers of examiners
- Relevance of assessment to the objectives of training for the year
- And report on the transparency and fairness of the examination

Visit.7 At the time of fourth professional examination

Objectives: The inspection team would observe

- The conduct of examination
- Availability of appropriate and adequate numbers of examiners
- Relevance of assessment to the objectives of training for the year
- And report on the transparency and fairness of the examination

In addition to the above stages the Council shall also conduct surprise inspections of the colleges.

The Medical /Dental College which are fully recognized by the Council are inspected after every five year to ensure that the standard on which the college was granted full recognition is maintained.

Annex-II

LIST OF NON-RECOGNIZED MEDICAL & DENTAL INSTITUTIONS(PROVINCE-WISE).

PUNJAB

Public Sector:	**University Affiliation**
1.Shaikh Zayed Medical College, Rahim Yar Khan.	University of Health Sciences, Lahore
Private Sector:	
2.Independent Medical College, Faisalabad.	Mohiuddin Islamic University, AJK.
3.Islamabad Medical & Dental College, Islamabad.	Disaffiliated by Baqai Medical University, Karachi
4.Al-Huda Medical College, Lahore.	UHS, Lahore.

SINDH

Public Sector	
1.Sardar Ghulam Mohammad Khan Mahar Medical College, Sukkur.	Liaquat University of Medical and Health Sciences, Jamshoro.

N.W.F.P.

Private Sector.	
1.Abbottabad International Medical College, Abbottabad.	Hazara University, Mansehra.
2.Jinnah Institute of Medical Sciences, Peshawar.	University of Peshawar.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب والا! وزیر صاحب سے پوچھا گیا تھا ایک تو
ے میں اور issuance of an NOC وہ تو انہوں نے جواب دے دیا۔ The
list کی ایک illegal medical colleges اب names of illega
to continue their دے رہی ہے Ministry of Health permission و
case Islamabad اس کا مشہور business and to waste the time of the students
ہے اس پہ کہاں لے دے ہوئی ہے اب ایک اور مثال Medical and Dental Colle
سے Azad Jammu & Kashmir University یہ ' ہے Faisalabad University
affiliated ہے ۔ جناب اس میں تو اب نام و نشان بھی نہیں رہا۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ آپ مختصر کر لیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، میری گزارش یہ ہے کہ کیا اس illegal
practice کو Ministry of Health کے کارندے اپنی مرضی سے وہ اسے continue رکھ
رہے ہیں؟ یہ medical colleges والے کہتے ہیں کہ جی ہم Ministry کو باقاعدہ اس کے بارے
میں بتا دیتے ہیں اور کروڑوں روپے میں دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، جواب سن لیں اب، جی نصیر خان صاحب۔۔

جناب محمد نصیر خان، اس پہ آپ کو پتا بھی ہوگا کہ یہاں پہ PMDC کے بارے
میں،
actually, the Pakistan Medical and Dental Council recognizes the
universities اور honourable Senator Saadia Abbasi and so many others,
Senator Riar and everybody have wrote very strongly on this and there is
an issue and now we have an Ordinance which we are working Insha
Allah to get through. Primarily what they did was this provisionally
recognized these institutions. Now for example, they might have the
Academic Buildings, the Academic Councils they don't have the teaching
aid. We don't need this right now. تو آپ یہ شروع کریں

and in the next six months we will complete it and so on and so forth, which we feel in .... the Ministry was totally wrong because medical colleges is a very seriousbusiness, looking after the patients is a very serious business andunfortunately there is a contradiction and I do not want to go into the details and get the time of the House. There was a huge distance ofthinking between the Ministry and the PMDC and it is time for this honourable House, the Senate. Unfortunately, as you know, there are certain things and certain things have happened and I can speak on it for quiet a long time. We also took it in the Senate Committee which has its own ruling and now we have made the Ordinance. The changes to be made in the PMDC, inherently, there is a huge problem there and *'Insha-Allah'* we are doing it and then these problems will be resolved.

Mr. Chairman: Yes, Baig Sahib.

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, the honourable Minister will agree that these are illegal colleges or medical institutions

جو انہوں نے enlist کیے

that includes Shaikh Zayed Medical College in RahimYar Khan, in Faisalabad, Islamabad, Lahore. Sir, if they are illegal whydoes not the Ministry of Health issue an advertisement or a notification and warn the students who are spending their time, money andeverything that these are illegal institutions.

Mr. Chairman: I think, we have discussed it in the House before

There was a lacuna in the PMDC Ordinance which, they are correcting and the onus is also on the people to get recognition to be verified.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, what I am trying to say is

this is being going on for the last two years. یہ جو سینیٹر ریاڑ کی بات کر رہے ہیں
They are spending a lot of دو تین سال سے یہ قصہ چل رہا ہے' بچے وہاں پڑھ رہے ہیں
money. and the honourable Minister says in his answer that they are
illegal.

جناب چیئرمین، اس پر efforts ہوئی ہیں legal طریقہ استعمال کرکے court میں
So, that is the reason. پر Stay Order

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, at least the Ministry of Health can put an advertisement in the press tomorrow that these are illegal institutions and the children and the students are warned not to go there.

Mr. Chairman: That is pertinent point.

Mr. Muhammad Enver Baig: Sir, why are they sleeping on this?

Mr. Muhammad Nasir Khan: I think the honourable Senator is correct. I think, the first thing is, that they are non-recognized. Now, half or 70-80% of the institutions are those, unfortunately. And the honourable Senator, sitting, you know, Miss Saadia, she knows that we have worked hard. I absolutely agree with the honourable Senator Mr. Beg but sometimes, he gets emotional and then, you know....

(Interruption)

Mr. Muhammad Nasir Khan: Let me finish first

Senator Muhammad Enver Baig: I am not emotional sir.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Can I finish, if the honourable Senator gives me some time to finish. He is absolutely right, I agree with him. Sir, the problem is that the PMDC is the one who has given advertisements in the papers.

Mr. Chairman: Saying that they are illegal and unrecognized.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Yes, if the honourable Sentor wants we can also give him and we will do it.

Mr. Chairman: That is what you are suggesting but PMDC.

(Interruption).

Senator Muhammad Enver Baig: Then they should publish it in the national press that these are illegal institutions and students are warned not to attend their classes and will they go and raid these institutions and tell them to close. Sir, if these are illegal, he is the honourable Minister, Federal Minister, is he not competent enough?

جناب چیئرمین، پہلے بتایا ہے Ordinance کو amend کر رہے ہیں۔ They are working on it.

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! تین سال سے work کر رہے ہیں۔

Mr. Muhammad Nasir Khan: Its being about a year and a and basically the honourable Senator knows exactly. He is a very smart and very learned person.

(Interruption)

Mr. Muhammad Nasir Khan: Sir, can I finish it? The problem sir, is that Mr. Beg does not let anybody else finish. Please, let me have the opportunity to finish it. I agree with him. The PMDC ia a regulating body. It's not the Ministry of Health itself. Unfortunately, because everyone is saying, autonomous, autonomous, autonomous. When we talk about, then a lot of Senators say autonomy, autonomy and these institutions should be under the Ministry a long time ago. Now, what is happening? You know that a lot of autonomy is turning into a mutiny. That is the whole problem in this country and the honourable Senator must realize that autonomy does not mean mutiny. Somebody has to be accountable and what that a person... and the honourable Senator Saadia who knows that one person had been totally brutal because he made a law, not me or not any other person have a role that nobody can touch them. And we had to go through rigorously which we have gone through the Senate Committee, through the National Assembly, the Ordinance is in, we have approved it and *'Insha-Allah'*, we will put it to the National Assembly and then here and that will resolve the problem sir.

Sir, I am concerned. - سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! میرا تو ایک سوال ہے۔
یہاں پر تو کم از کم تین چار ہزار students پڑھ رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Let me comment on that.

Next week you - تشریف رکھیے۔ آپ نے کہا کہ ایک advertisement PMDC کر چکا ہے۔
will also give from the Ministry side.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, he assures the House that he will put an advertisement next week.

Mr. Chairman: He has made a statement that is an assurance.

Mr. Muhammad Nasir Khan: We will *Insha Allaha* give an advertisement.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I am sure you are quick and competent enough to draft the language.

Sir, یہ اشتہار دے دیں۔

جناب چیئرمین، بیگ صاحب! وہ commit کر رہے ہیں۔

سینیٹر محمد انور بیگ، ٹھیک ہے۔ Thank you.

Mr. Chairman: I think this is the last item.

سعدیہ عباسی صاحبہ کو پہلے سوال کر لینے دیں۔ She has a right

سینیٹر سعدیہ عباسی، Thank you Mr.Chairman. یہ issue تین سال سے چل رہا تھا جو اسلام آباد میڈیکل کالج کا تھا۔ اس کو سپریم کورٹ نے اس طرح resolve کیا کہ تین سال سے جو ہم کہہ رہے تھے۔ انہوں نے اس کا فیصلہ کر دیا اور وہ ایک suitable فیصلہ ہے اور انہوں نے درست فیصلہ کیا لیکن اس کے بعد اورمزید میڈیکل کالجز آ گئے اور مزید صوبوں کا کیس بھی سپریم کورٹ میں گیا اور چیف جسٹس نے بھی اس کا نوٹس لیا۔ جناب! بات یہ ہے کہ ہم نے honourable Minister کو پوری cooperation extend کی۔ وہ خود بھی ایک elected member ہیں اور ان کی writ کو گریڈ ۱۸ کا آفیسر bypass کر رہا ہے۔ اس چیز کا افسوس ہے اور کسی چیز کا افسوس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اس پر وہ کام کر رہے ہیں۔ اس میں جو lacuna ہے اس کو ٹھیک کر رہے ہیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی، ہم نے کہا کہ اس پر ordinance لائیں اور اس کو change

کریں۔ ایک ایسا ہی طریقہ کار ہو کہ حکومت کی writ enforce ہو' اب یہ کہہ دینا کہ ان کو اگر اس list میں ڈال دیں کہ یہ non-recognized ہیں

Even that is not good enough, they have invested in these colleges. If they are not upto the standard. they can be made come up with that standard. People have been there for 3 years and 4 years so, that time of their lives should not be wasted.

اور یہ کہہ دینا کہ they can be compensated for tu tion fees that they have paid.

It is not good enough. There must be some policy, there must be solution to this problem. It is not enough to say کہ ان کو ایک list میں ڈال دیں' ان کو پیسے دے دیں۔ ایک بچی جو ۱۹ سال کی عمر میں گئی اب اس کی ۲۵ سال عمر ہو چکی ہے اور ہمارے ملک کا کلچر اور problems جو ہیں' ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اس چیز کا احساس کیا جائے کہ اس کی زندگی کے چھ سال waste ہو گئے ہیں اور یہ کہہ دینا کہ ان کو رقم واپس کر دیں گے۔ کیا تین لاکھ یا چار لاکھ روپے واپس کر دینے سے ان کا وقت واپس آ جائے گا؟

If they want to go into medical practice or into medical education. Why should they deprive of it just because the Government has not been able to come up with its words.

جناب چیئرمین، یہ کمیٹی میں بھی discuss ہوا ہے اور دیکھا گیا ہے۔ اس میں جو ایک point raise ہوا تھا کہ admission لیتے وقت یہ بھی دیکھا جائے کہ کیا یہ کالج registered بھی ہے یا نہیں تاکہ بعدمیں یہ situation نہ ہو۔ یہ ذمہ داری ان پر بھی آتی ہے اس لیے ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ جی منسٹر صاحب very briefly.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Mr. Chairman, I will just answer . She made a very important point.

جو بات انہوں نے کی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ یہ جو non یہاں پر لکھا ہوا ہے اور جیسے بیگ

صاحب نے کہا کہ they are not illegal, they are non-recognized, that means کہ کافی ساری چیزیں انہوں نے کی ہیں۔اب certainly کچھ چیزیں اگر رہ گئی ہیں تو یہ ہمارا جو we said to the PMDC ہے منسٹری آف ہیلتھ کا جو سینیٹر صاحبہ کہہ رہے ہیں vision tell them in six نہیں تو library اگر کسی کے پاس give them time. For example months to build a library. Why you have vicious thinking to close things down which are 70% built. اب جیسے کسی نے investment کی ہے۔

I think, we are here to assist them to get the right thing done, not close down. And if the PMDC does not do anything, those students spent a period from 3 years to five years, they are in the final year of the MBBS, their everything will be ruined. So, I request the honourable Minister as well as the Minister for Parliamentary Affairs to expedite the issuance of this notification or SRO or Ordinance whatever it is so that they should not suffer, this is one.

And second is that in the PMDC, qualification which they have laid down,they keep on varying those for different colleges, you have to look into that as well, this is very important and very urgent.

Mr. Muhammad Nasir Khan: We will take notice of it and we will take action.

جناب چیئرمین، خالد صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جناب چیئرمین! میں اتنی گزارش کرتا ہوں کہ غیر قانونی Medical Colleges کی جو list فراہم کی گئی ہے'' اس میں سندھ سے Sardar Ghulam Muhammad Khan Medical College سکھر کا نام بھی لکھا گیا ہے جو سرکاری میڈیکل کالج ہے' private sector میں نہیں ہے۔ علی محمد خان مہر صاحب جب Chief

تھے تو انہوں نے اس کا اپنے مبارک ہاتھوں سے افتتاح کیا اور پھر چاندکا میڈیکل کالج پڑھنے والے جو طلباء تھے' ان کو وہاں سے اٹھا کر سکھر shift کیا گیا کہ آپ کو یہاں پر مہیا کریں گے۔ چاندکا میڈیکل کالج سے پڑھنے والے طلباء کو وہاں سے نکال کر سکھر لایا گیا اور جو وزیراعلیٰ صوبہ سندھ کے Chief Minister ہیں' انہوں نے اس کی نئی building کی زمین کے لیے سنگ بنیاد کی تقریب کا افتتاح کیا اور سارا staff چاندکا میڈیکل کالج سے لیا گیا اور سرکار ان کو تنخواہیں فراہم کر رہی ہے۔ یہ غیر قانونی میڈیکل کالج کیسے ہوگیا۔

جناب چیئرمین، نہیں' غیر قانونی نہیں ہے' unrecognized ہے' میں آپ کو تھوڑا عرض کر دوں کہ یہ چاندکا کے ساتھ بھی مسئلہ ہوا تھا جب میں سندھ Government کے ساتھ منسلک تھا' پھر ہمیں ان کی conditions meet کرنی پڑیں' انہوں نے وقت دیا تھا کیونکہ ان کا ایک معیار ہے' اس کے حساب سے وہ چلتے ہیں۔ میرا خیال ہے' یہی مسئلہ ہو گا۔

Mr. Muhammad Nasir Khan: Sir, exactly,

یہ لکھا ہوا بھی ہے it is not illegal, it is non-recognized. ہوتا یہ ہے کہ اگر کوئی ایک university چل رہی ہے---

جناب چیئرمین، کیونکہ question میں illegal ہے تو ایسے---

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، سوال میں یہ ہے کہ غیر قانونی colleges کون سے ہیں۔

Mr . Muhammad Nasir Khan: No , this is basically non-recognized,

کئی دفعہ ہوتا ہے کہ مثلاً اگر 30 professors چاہییں تو 20 in between رہ جاتے ہیں جب وہ inspection کرتے ہیں تو آپ اپنا معاملہ ٹھیک کریں' جب تک آپ نہیں کرتے--- this is a continuous service.

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے ۔ جی Question Hour is finished and the remaining answers just tabled will be taken as read.

+ *Question Hour is being over remaining questions and their answers will be placed on the table of the House.*

89. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.27 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-2006 for the Ministry of Food, Agriculture and Livestock with category-wise break-up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break-up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non utilizaion of the funds?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) Replies for questions a.b.c and d may please be seen at Annexure-I for non-development and for development allocation at Annexure-II.

(b) -do-

(c) -do-

(d) -do-

Annexure-I

STATEMENT SHOWING THE DEMAND WISE SANCTIONED BUDGET, RELEASES UTILIZATION AND SURRENDER OF FUNDS IN RESPECT OF NON-DEVELOPMENT ALLOCATIONS 2005-06 FOR MINISTRY OF FOOD, AGRICULTURE & LIVESTOCK.

Rs. in Million

No & Name of Demand	Sanctioned Budget	Supplementary Grant	Total Budget	Released	Utilized	Surrendered	Reasons for surrendered amounts
49-Food, Agriculture & Livestock	146.314	188.550	334.864	334.864	332.327	2.537	Saving accrued due to vacant posts and economy measures.
50-Agriculture Research	529.000	10.000	539.000	539.000	539.000	NIl	---
51-Other expenditure of Food, Agriculture and Livestock Division	402.701	36.500	439.201	439.201	422.827	16.374	Saving is due to vacant posts and economy measures.
119-Capital outlay on purchase of Food.	28.476	0.002	28.478	28.478	25.044	3.434	Saving is due to less import of commodities under World Food programme.
120-Capital outlay on purchase of fertlizer	8.999	NIL	8.999	8.999	8.999	NIL	

Annex-II

(a) The total developmental allocation of MINFAL for the year 2005-06 was Rs.9.135 billion. Later on it was revised to Rs. 9.099 billion. The category-wise details are at Annex-II (a)

(b) The releases of development funds during 2005-06 were Rs. 8.370 billion.

(c) The total utilization of development funds during 2005-06 was Rs. 8.051 billion which is 99% of the releases and 88% of the allocation. The category-wise details are at Annex-II (a)

(d) The total development funds surrendered during the year 2005-06 were Rs.835.738 million. Out of that an amount of Rs.163.012 million was re-appropriated. The main reasons of surrendered are as under:—

- Six (6) projects were remained unapproved.
- Delay in recruitment of staff or non-recruitment in want of approval of service rules.
- Delay in procurement or non-procurement of machinery and equipments due to procedural process.
- Late loan effectiveness.

Annex-II(a)

Rs. in million

S.No	Name of Agency	Amount Allocated	Amount Utilized	Amount Surrendered
1	Pakistan Agriculture Research Council	257.651 (283.651)	166.914	
2	Ministry of Food, Agriculture & Livestock	754.718 (873.903)	625.190	
3	Water Management Cell	6686.00 (6303.00)	6704.46	
4	Livestock Wing	387.670	254.730	Rs. 835.738
5	Animal Quarantine Department	37.966	34.553	
6	Khorangi Fisheries Harbor Authority	14.250 (25.00)	14.250	
7	Marine Fisheries Department	22.744	8.019	
8	Pakistan Oilseed Development Board	88.326	47.866	
9	Soil Survey of Pakistan	35.00	22.361	
10	Federal Seed Certification & Registration Department	20.228	4.397	
11	Department of Plant Protection	24.230	2.364	
12	Pakistan Central Cotton Committee	49.581	42.065	
13	Pakistan Standard Cotton Institute	71.00	71.00	
14	Department Agriculture, Livestock Marketing	650.00	53.302	
	Total	**9099.364**	**8051.471**	

90. ***Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the requirement, production and import of wheat for the country during 2004-05 and 2005-06 with province-wise break-up indicating also the figures for ICT, FATA, Northern areas and AJK; and

(b) the projections of requirement, production and import of wheat for the years 2006-07, 2007-08, 2008-09?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) The details of requirement on population basis and production of wheat during 2004-05 and 2005-06 are as under:

(MMTs)

Provinces/Agencies	2004-05		2005-06	
	Require-ment	Produc-tion	Require-ment	Produc-tion
Punjab/ICT	10.804	15.639	11.080	17.375
Sindh	4.417	2.172	4.549	2.509
NWFP/FATA	3.043	1.025	3.158	1.091
Balochistan	0.961	0.661	1.009	0.637
AJ&K	0.300	00	0.300	00
N. As	0.100	00	0.100	00
Defence	0.180	00	0.180	00
Total:	19.805	19.497	20.376	21.612

Import:

A quantity of 1.368 MMTs wheat was imported during 2004-05 through TCP by public sector and 0.815 MMTs during 2005-06 through private sector.

(b) The details of projections of requirement on populatior basis including one million tons strategic reserve and production of wheat for the years 2006-07, 2007-08 and 2008 09 are as under:—

(MMTs)

Years	Requirement	Production
2006-07	21.552	21.708
2007-08	22.135	*22.914
2008-09	22.526	*23.608

* Targets fixed by MTDF.

Import would be done keeping in view the availability and consumption requirement of wheat in the country.

91. ***Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the requirement, production and import of cotton for the country during 2004-05 and 2005-06 with province-wise break-up indicating also the figures for ICT, FATA, Northern Areas and AJK; and

(b) the projections of requirement, production and import of cotton for the year 2006-07, 2007-08 and 2008-09?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan:

(a) **Cotton Requirements**

The cotton requirements (mill consumption) in the country in 2004-05 and 2005-06, as estimated by the Textile Commissioner's Organization are reportedly as under:—

Provinces	Mill Consumption ('000' bales)	
	2004-05 (August-July)	2005-06 (August-December)
Punjab	8,739	3,750
Sindh	3,058	1,321
Balochistan	284	134
NWFP	369	163
Azad Kashmir	36	15
Total:	**12,486**	**5,383 (5 months total)** Annual/seasonal consumption on average works out to be 12,920,000 bales.

The private sector however places the mill consumption of raw cotton between 14-15 million bales.

Cotton Production

The cotton production assessed by the Cotton Crop Assessment Committee and finalized in the meeting of the Federal Committee on Agriculture is as under:—

Provinces	Production ('000' bales)	
	2004-05	2005-06
Punjab	11,500	10,250
Sindh	3,000	2,650
Balochistan	90	90
NWFP	10	10
Total:	**14,600**	**13,000**

Cotton Imports

According to the Federal Bureau of Statistics the raw cotton imports in 2004-05 and 2005-06 were as under:—

Years	Imports ('000' bales)
2004-05	2,249
2005-06	1,101*

* Seven months total. (August-February)

On the basis of monthly average imports from August 2005 to February 2006, the total imports in 2005-06 works out at 1,888,000 bales.

The information on the province-wise import of raw cotton is not available.

(b) The raw cotton requirements, production and imports during the next three seasons are estimated as under:—

('000' bales)

Year	Requirement	Production	Import
2006-07	13,520	13,816	Imports will remain subject to actual cotton production and the necessity of the textile industry for extra-long staple cotton which is not produced in the country.
2007-08	14,060	14,548	
2008-09	14,620	15,319	

92. ***Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the requirement, production and import of sugar for the country during 2004-05 and 2005-06 with province-wise break-up indicating also the figures for ICT, FATA, Northern Areas and AJK; and

(b) projections of requirement, production and import of sugar for the years 2006-07, 2007-08 and 2008-09?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) The requirement, production and import of sugar for the country including ICT, FATA, Northern Areas and AJK during 2004-05 and 2005-06 are given below:—

'000' Tons

Year	Requirement	Sugar Production (Cane+Beet+Raw)	Import
2004-05	3,700,000	3,115,802	622,000
2005-06	3,800,000	2,963,669	772,000

Source: PSMA/FBS/SBP

(b) The requirement for 2006-07 has been estimated at about 3.9 million tons which may go up by about 0.1 million tons each year *i.e.* 4.0 in 2007-08 and 4.1 in 2008-09 depending upon the population. The sugar production for 2006-07 is estimated at 3.3 million tons depending upon on the % utilization, average recovery, sugarcane production/weather condition. The Projection for 2007-08 and 2008-09 depends on the production of sugarcane crop which is unknown at this stage.

98. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.33 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to refer to the Senate starred question No.18, replied on 12th May, 2006 and state the names and value of the medicines provided to the patients in MCH Centre, PIMS, Islamabad during the last two years?

Reply not received.

99. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.33 p.m.)

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the number of vehicles belonging to the National Institute of Electronics; and

(b) the expenditure incurred on each of the said vehicles during the last two years?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a) Total 09 vehicles as per details attached (Annex-I & II).

(b) The Expenditure incurred on each vehicles during the last two years is attached (Annex-I & II).

Annex-I

NATIONAL INSTITUTE OF ELECTRONICS
ISLAMABAD

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF EXPENDITURE INCURRED ON REPAIR/ MAINTENANCE & POL CHARGES OF VEHILCES DURING THE FINANCIAL YEAR 2004-2005

S.No.	Vehicle No.	Expdr. of Repair & Maintenance.	Expdr. of POL & GTX.	Total Expdr.
1.	IDG-3698 SUZUKI CAR	Rs. 5980.79	Rs. 19524.51 430 Liters	Rs. 25505.29
2.	IDB-7610 SUZUKI FX	Rs. 41306.15	Rs. 126111.76 2917 Liters	Rs. 167417.91
3.	IDB-7132 SUZUKI FX	Rs. 20529.79	Rs. 71418.10 1575 Liters	Rs. 91947.89
4.	IDB-7745 SUZUKI VAN	Rs. 69974.71	Rs. 149227.35 3520 Liters	Rs. 219202.06
5.	IDB-7746 SUZUKI VAN	Rs. 25299.65	Rs. 148404.40 3440 Liters	Rs. 173704.05
6.	IDB-2516 SUZUKI PICKUP	Rs. 5845.14	Rs. 59291.45 1250 Liters	Rs. 65136.59
7.	IDA-9854 BUS	Rs. 31130.96	Rs. 284348.11 7540 Liters	Rs. 315479.07
8.	IDJ-6502 MAZDA T-3500	Rs. 43140.32	Rs. 223142.80 9690 Liters	Rs. 266283.12
9.	IDA-4630 Motorcycle	Rs. 9347.75	Rs. 25862.41 638 Liters	Rs. 35210.16

18-07-06
(MOHAMMAD ALI)
P.Tech./Tpt

(ABDUL NAEEM)
Administrative Officer

Annex-II

NATIONAL INSTITUTE OF ELECTRONICS
ISLAMABAD

STATEMENT SHOWING THE DETAIL OF EXPENDITURE INCURRED ON REPAIR/ MAINTENANCE & POL CHARGES OF VEHILCES DURING THE FINANCIAL YEAR 2005-2006

S.No.	Vehicle No.	Expdr. of Repair & Maintenance.	Expdr. of POL & GTX.	Total Expdr.
1.	IDG-3698 SUZUKI CAR	Rs. 8890.00	Rs. 84876.67 1427 Liters	Rs. 93766.67
2.	IDB-7610 SUZUKI FX	Rs. 14126.00	Rs. 115967.97 1963 Liters	Rs. 130093.97
3.	IDB-7132 SUZUKI FX	Rs. 8074.00	Rs. 64482.30 1105 Liters	Rs. 72556.30
4.	IDB-7745 SUZUKI VAN	Rs. 24593.00	Rs. 170926.26 2948.7 Liters	Rs. 195519.26
5.	IDB-7746 SUZUKI VAN	Rs. 32464.00	Rs. 212292.85 3680 Liters	Rs. 244756.85
6.	IDB-2516 SUZUKI PICKUP	Rs. 11278.00	Rs. 75650.55 1210 Liters	Rs. 86928.55
7.	IDA-9854 BUS	Rs. 24769.00	Rs. 207023.00 4910 Liters	Rs. 231792.00
8.	IDJ-6502 MAZDA T-3500	Rs. 63125.00	Rs. 281519.65 6875 Liters	Rs. 344644.65
9.	IDA-4630 Motorcycle	Rs. 4750.00	Rs. 35761.71 545 Liters	Rs. 40511.71

18-07-06
(MOHAMMAD ALI)
P.Tech./Tpt

(ABDUL NAEEM)
Administrative Officer

100. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.33 p.m.)

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the qualification and experience prescribed for the posts of Publication Officer and Documentation Officer in the National Institute of Electronics, Islamabad;

(b) whether it is a fact that the present publication Officer and Documentation Officer do not possess the required qualification and experience, if so, the reasons for appointing them against those posts; and

(c) the time by which the said irregularity will be removed and the action proposed to be taken against the persons involved in this irregularity?

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: (a)

Post.		*Prescribed qualification/ experience*
(1)	Publication	Master's degree preferably in Science/ Graphics Design with 05 years relevant experience (Annex-I).
(2)	Project Documentation Officer (Re-designated post)	B.A./B.Sc. or equivalent and having administrative background and experience (Annex-II).

(b) *Publication Officer.*—Against post of Publication Officer, M.M. Aslam Paracha has been working who holds Master degree (Annex-III) having more than 25 years experience/service in various positions in NIE. Mr. M. Aslam Paracha was adjusted against the post of Publication Officer by the Competent Authority in compliance with order/judgement of the Federral Service Tribunal Islamabad in a case filed by Mr. M. Aslam Paracha in FST (Annex-IV).

Project Documentation Officer.—Against the post of Project Documentation Officer, Mr. Fayyaz Ahmed has been working who holds BA degree (copy enclosed) having approximately 25 years experience/service in various positions in NIE. Mr. Fayyas was adjusted against the post of Project Documentation Officer

by the Competent Authority in compliance with order/judgement of the Federal Service Tribunal in a case filed by Mr. Fayyaz in FST.

(c) The factual position has been explained in question against (b) above.

Annex-I

Technical Staff:

S.No.	Post	BS	Minimum/Maximum Age Limit.	Minimum Qualification and relevant post qualification experience.
1	2	3	4	5
(1)	Skilled Worker	7	18-25 yrs	Matric with relevant experience in Electronics Field.
(2)	Senior Technician	13	18-25 yrs	(a) 2 years Diploma of Associate Engineering in Electronics or equivalent in relevant subjects. (b) 2 years relevant experience.
(3)	Draftsman	13	18-25 yrs	2 years Diploma in the relevant field and 3 years relevant experience.
(4)	Principal Technician	16	20-28 yrs	3 years Diploma of Associate Engineering in Electronics, or equivalent in relevant Subjects. and 5 years relevant experience.
Administrative Officers:				
(1)	Publication Officer	18	25-35 yrs	Master's degree preferably in Science/Graphic Design with 5 years relevant experience.
(2)	Audit and Accounts Officer	18	25-35 yrs	(a) SAS Accountant with 10 years Post qualification relevant experience; or (b) M. Com. with 5 years Post qualification relevant experience; Or (c) I.C.M.A.

Annex-II

No. 101(4)/96-Rect

24 Jan. 1997.

Subject:- REDESIGNATION OF ONE POST OF RESEARCH OFFICER (BPS-17) AS PROJECT DOCUMENTATION OFFICER (BPS-17).

NIE is shifting its focus to become market led and toward this end a Business Development Unit has been created. This unit will play a critical role in winning contract projects from the commercial, public and defence sectors. Business Development Unit will work in a methodical fashion by identifying suitable prospects in each of the sectors and sub-sectors and then persuing them for business. It is expected NIE will be able to win lot of contract projects from the market. In the past Proper Documentation of Projects was lacking, partially for want of a "Project Documentation Officer" in NIE. To maintain and upkeeping record of all contract projects as well as Development projects of NIE, we need a "Project Documentation Officer" to the level of BPS-17 possessing minimum qualification of BA/B.Sc or equivalent and having administrative background and experience.

In view of recent ban on recruitment, creation of a new post seems unlikely. However if MoST is agreeable, one sanctioned post of Research Officer BPS-17 on the technical side may please be redesignated as "Project Documentation Officer" BPS-17 on the administration side involving no financial effect and with no change in overall sanctioned strength of NIE conveyed by MoST in their letter No. 2(2)/84-NIE-Vol-I dt. 20-6-96.

With subject to approval of the said proposal by the Competent Authority, '44' sanctioned posts of Research Officer (BPS-17) will be reduced to '43' with incorporation/addition of 1 post of Project Documentation Officer (BPS-17).

This issues with the approval of the Director General NIE.

24-1-97. 1 PM

Nehal Ahmed
Dy. Director Personnel
O/C

Mr. Rehmat Ali Rana,
Section Officer,
M/o Science and Technology,
Islamabad.

Annex-III

73.E.5707.

REGISTERED NUMBER

Serial No. M 35008

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

1980

This is to Certify

that Muhammad Aslam Peracha

son/daughter of Abdul Rashid Peracha

of the Islamabad District

has obtained the Degree of

Master of Arts

Economics

in this University at the Examination held in February, 1981 and that he/she was placed in the Second Class.

The Examination was taken as a whole/in parts.

Marks obtained 325/700.

CHANCELLOR

CONTROLLER OF EXAMINATIONS

NATIONAL INSTITUTE OF ELECTRONICS
17, H-9, Islamabad

No. 116(4)/82-Admn

21 March 05

OFFICE ORDER

Subject: IMPLEMENTATION OF JUDGMENT PASSED BY FEDERAL SERVICE TRIBUNAL IN APPEAL NO. 188(R)CS/2002 FILED BY MR. MUHAMMAD ASLAM PERACHA VS M/O SCIENCE & TECHNOLOGY AND OTHERS.

In compliance with order/judgment passed by the Federal Service Tribunal in appeal No. 188(R)CS/2002 filed by Mr. Muhammad Aslam Peracha Vs Ministry of Science & Technology and others, the directive of Ministry of Science & Technology vide letter No. 16(2)/2002-Elect/NIE dated 12-7-2004 and on the recommendations of the Departmental Promotion Committee (DPC) in its meeting held on 14-3-2005, the Director General NIE is pleased to adjust Mr. Muhammad Aslam Peracha in BS-17 against the vacant post of Publication Officer (BS-18) w.e.f 23-01-1992 (i.e. the date of vacancy of the post) without prejudice to his right for further promotion against any other post in higher grade subject to his fitness & experience. His pay will be re-fixed accordingly.

(Maqbool H. Minhas)
Deputy Director Personnel

Distribution

1. The Registrar Federal Service Tribunal Islamabad	For information in compliance to FST Judgment passed in appeal No. 188(R)CS/2002 filed by Mr. Muhammad Aslam Peracha Vs Ministry of Science & Technology and others
2. Deputy Director Audit-II Directorate of Federal Audit Islamabad	For information w/r para 24 converted into ADP-113 of Audit report of NIE for the year 1989-90.
3. Section Officer (Electronics) M/o. Science & Technology Islamabad	For information in compliance to No. 16(2)2002-Elect/NIE dated 12-7-2004

Copy to:
1. PS to DG NIE
2. PA to Director Finance
3. Audit & Accounts Officer
4. Admn Officer
5. Officer concerned

Annex-V

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

No. 027661 E

Roll No. 035976

Regd. No. 95-z-12620

RESULT INTIMATION CARD

PASS RESULT INTIMATION

Name of the Candidate : Fiaz Ahmad

Father's Name : Muhammad Anwar

Candidate mentioned above is hereby informed that

He has passed the B.A. Second Annual Examination 1995 held in January - February, 1996 in the IInd Division, obtaining 374/800 marks.

Marks obtained by him in each subject are given below:-

S. No.	Subjects/Papers	Marks Obtained	Maximum Marks	Remarks
1.	Isl. Studies/Ethics and Pak. Studies (Comp)	50	100	
2.	English Language (Comp. B.A.)	89	200	
3.	Islamic Studies	105	200	
4.	Journalism	83	200	
5.	Persian (opt)	47	100	
	TOTAL	374	800	

Note : This result intimation is issued, errors and omissions excepted, as a notice only. An entry appearing in it does not in itself confer any right or privilege independently to the grant of a proper Certificate / Diploma / Degree which will be issued under the regulations in due course.

Senate Hall, Lahore.

Dated : July, 13, 1996

Assistant Controller (Examinations)

Annex-VI

NATIONAL INSTITUTE OF ELECTRONICS
17, H-9, Islamabad

No. 121(2)/82-Admn 24 Jan-04

OFFICE ORDER

Subject: IMPLEMENTATION OF JUDGMENT PASSED BY FEDERAL SERVICE TRIBUNAL IN APPEAL NO. 210(R)CS/2002 FILED BY MR. FIAZ AHMED VS M/O SCIENCE & TECHNOLOGY AND OTHERS

In compliance with order / judgment passed by the Federal Service Tribunal in appeal No. 210(R)CS/2002 filed by Mr. Fiaz Ahmed Vs Ministry of Science & Technology and others and the directive of Ministry of Science & Technology vide letter No. 16(1)/2002-Elect/NIE dated 20/12/2003, the Director General NIE is pleased to adjust Mr. Fiaz Ahmed against the post of Project Documentation Officer (BPS-17) with consequential benefits effective from the date of withdrawal of his promotion i.e. 01/07/1997. His pay will be re-fixed accordingly.

(Nehal Ahmad)
Deputy Director Personnel

Distribution:

1. The Registrar, Federal Service Tribunal, Islamabad — For information in compliance to FST judgment passed in appeal No. 210(R)CS/2002 filed by Mr. Fiaz Ahmed Vs Ministry of Science & Technology and others.
2. Deputy Director Audit-II, Directorate of Federal Audit, Islamabad — For information w/r para 24 of Audit report of NIE for the year 1995-99
3. Section Officer (Elect), Ministry of Science & Technology, Islamabad — For information in compliance to MoST letter No. 16(1)/2002-Elect/NIE dated 20/12/2003

Copy to:
1. PA to Director General, NIE
2. PA to Director Finance, NIE
3. Audit & Accounts Officer
4. Administrative Officer
5. Officer concerned

101. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.35 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to introduce organ transplantation bill and Pakistan Medical and Dental Council amendment bill in the Parliament, if so, when?

Mr. Muhammad Nasir Khan: Yes, the Ministry of Health has already drafted the "Transplantation of Human Organs and Tissues Act, 2006" which has been approved in principle by the Cabinet After further input from the Ministry of Law and Justice, it is under submission to the Federal Cabinet for final approval and submission to the National Assembly of Pakistan.

There is also a proposal under consideration of the Ministry of Health to introduce a bill to amend the existing PM&DC Ordinance, 1962. A summary was sent to the Prime Minister enclosing therewith a draft legislation-2006 to amend the existing PM&DC Ordinance, 1962. A Review Committee was constituted by the Prime Minister to examine the proposed amendments.

The summary has again been sent to the Prime Minister after incorporating/ inserting amendments proposed by the Committee in the draft bill.

102. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.25 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of training institutions in the country for male and female nurses, separately, as on 30th June,2006; and

(b) the number of the said institutions proposed to establish during 2006-07 indicating also the proposed location of the same?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) The total number of training institutions for male nurses are 15 and for female are 85 in the country as on 30th June, 2006.

(b) There is no such proposal at present for the establishment of nursing institutions in the Federal area during 2006-07.

The establishment of new male or female nursing institutions beyond federal capital area comes under the domain of respective provincial governments.

103. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.35 p.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide facilities and to grant special allowances to the staff posted for providing health facilities to the rural population of the country, if so, the details thereof?

Mr. Muhammad Nasir Khan: There are no rural health centres directly under the control of Federal Government.

The RHC/BHU are under the administrative control of the Provincial Health Departments. The Provincial Governments are offering varying incentives to those health professionals who are rendering services in the rural area. Details will be furnished as soon as these are received from the Provincial Governments.

104. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 20-06-2006 at 13.40 p.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of Pakistani Passports missing from the Pakistan embassies at Madrid and Jeddah since 2000; and

(b) the action taken against officials responsible for the same?

Mian Khurshid Mahmud Kasuri: (a) No incident of theft/lost passport occurred in the Embassy of Pakistan, Madrid.

2. However, it may be mentioned that the Spanish authorities announced in late 2004 that during February 7 to May 7, 2005, all illegal residents in Spain could apply for the regularization of their stay in the country. To avail themselves of this offer an unprecedented number of Pakistanis converged on the Mission during the first half of 2005.

3. Though under severe resource constraints, the Embassy provided consular services like issuance of passports, attestation of documents, required by the Spanish authorities for regularization etc. to a large number of Pakistanis.

4. It may also be added that an Inspection Team visited Madrid to look into the complaints of the discrepancy in the consular record. The Team found out lapses in the record maintenance of the Mission, adjudged it a very serious matter and recommended disciplinary action against the officials responsible for this negligence.

Jeddah

No incident of theft/lost passport occurred in the Embassy of Pakistan, Jeddah.

(b) The A Inspection Team recommended, *inter alia,* taking disciplinary action against the officers/officials responsible for the consular work in the Mission during the period for which there was discrepancy in the consular record.

2. The then Charged' Affairs in Madrid has already been recalled and enquiry initiated against him. The result of the enquiry will be submitted to the Standing Committee of Senate on Foreign Affairs, Kashmir Affairs and Northern Areas. Other officials involved have also been recalled.

105. ***Dr. Safdar Ali:** (Notice received on 21-06-2006 at 11.00 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of posts of head radiographer in FGSH, Islamabad;

(b) the educational qualifications and experience required for the said post; and

(c) whether the certificates of any head radiographer of FGSH have recently been found fake, if so, the name of the head radiographer concerned and the action taken against him?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) There are 02 sanctioned posts of Head Radiographer (BS-11) in FGSH, Islamabad.

(b) The post of Head Rediographer (BS-11) is filled in 100% by promotion from amongst the Radiographer (BS-09) having educational qualification of Matric with Science and experience of 03 year's service as Radiographer.

(c) Matriculation certificate of Mr. Najam-ur-Rasheed, Head Radiographer (BS-11) has recently been found fake and disciplinarily action is under process against him.

106. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 28-06-2006 at 12.15 p.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to have its own buildings for Pakistani missions abroad where the same are housed in rented buildings, if so, when?

Mian Khurshid Mahmud Kasuri: The Government of Pakistan is pursuing the policy of gradually acquiring constructing properties for use by our Missions abroad. In order to institutionalize the process of purchasing/constructing, an Inter Ministerial Committee (called Inter-Ministerial Committee on Sale, Purchase and Construction of Government Properties Abroad) comprising representatives of the Ministries of Foreign Affairs, Finance and Housing and Works has been constituted which meets regularly to discuss and decide on various projects of purchase/ construction.

During the last five years, the following properties have been constructed/ purchased:

S.No.	Name of Mission	Year of Purchase	Description of Property	Remarks
1.	Baku	2002	Chancery	Purchased
2.	Toronto	2002	Chancery	Purchased
3.	Rabat	2003-04	Chancery, Embassy Residence, one officer's apartment	Constructed
4.	Washington	2003	Chancery, Embassy Residence, Annex, Residences of Deputy Head of Mission and Minister (E)	Constructed
5.	Glasgow	2005	Chancery cum Residence for Consul	Purchased
6.	Frankfurt	2006	Consul General's Residence	Purchased
7.	New York	2006	4 Apartments purchased, 3 for Pakistan's Mission to the UN and one for the Consulate General, New York	Purchased
8.	Abuja	2004	Embassy Residence completed and Chancery building under construction	Constructed

The Embassy complexes at Jakarta and Bangkok are under construction. The Complex at Jakarta is likely to complete in August, while the Embassy Complex at Bangkok will complete towards the end of the next year. The construction of Embassy Complex at Kathmandu is likely to start this year. In addition, the Ministry of Foreign Affairs is working on the plans to start construction of Embassy complexes in Dhaka, Muscat, Bahrain, Nepal, Moscow and Residences for officers/staff at New Delhi.

The disposal of government owned property in Kabul and purchase of Ambassador's Residence in Nairobi is under consideration. In Putrajaya, the government is in the process of purchasing a plot, which will be used for construction of Embassy Complex.

In London, work on constructing five apartments for officers will soon be initiated.

107. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 01-07-2006 at 15.05 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether it is a fact that about 168 Ph.Ds working in Pakistan Agricultural Research Council (PARC) are waiting for promotion for more than last 10 years, if so, the time by which they will be promoted?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: At present there are 165 Ph.Ds in PARC of whom 55 are awaiting for promotion having 10 years or more service.

As per Federal Government service rules they can be promoted against available slots based on their seniority and merit. The average rate of promotion from grade 18 to 19 has been 16 per year over the last five years.

108. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 03-07-2006 at 12.30 p.m.)

Will the Minister for Food, Agricultural and Livestock be pleased to state:

(a) the number of telephone lines and extensions of PARC, H.Q telephone exchange Islamabad;

(b) the present condition of the said telephone exchange;

(c) the number of telephone operators working in the said exchange with grade-wise break-up; and

(d) whether there is any proposal under consideration of the Government to install a new telephone exchange with more capacity of telephone lines and increase the number of operators in that exchange, if so, when?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) There are 29 numbers PTCL lines with 200 extension lines of telephone exchange at PARC Headquarter building Islamabad.

(b) The present condition of this telephone exchange EMS 601-PABX Siemen is not satisfactory. It is out dated system, which needs replacement because of obsolete technology. Siemen has conformed that PABX exchange parts are no more manufactured and they are unable to supply any parts. PARC is managing repair by purchasing parts from Junk stores to run the exchange.

(c) Two telephone operators in BPS-07 are working in this exchange.

(d) A proposal costing of 5.00 million rupees is under preparation to install a new telephone exchange with more capacity and capability of Local Area Networking (LAN) and linking PARC and NARC. Funding shall be obtained on its approval.

109. ***Mr. Muhammad Sarwar Khan Kakar:**(Notice received on 08-07-2006 at 11.00 a.m.)

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the names of doctors and other details of foreign scholarships awarded to them in the medical fields during 2005-06 with province-wise break-up;

(b) whether it is a fact that a doctor belonging to Balochistan, working in PIMS, Islamabad, was selected for Australia- Pakistan friendship scholarship but later not awarded that scholarship, if so, its reasons; and

(c) the names, and other details of the persons who were awarded Australia-Pakistan friendship scholarships during the said period?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) Dr. Fayyaz Ahmed Sheikh, Medical Officer, Federal Govt. Services Hospital, Islamabad was granted a scholarship for a Master's Degree Program in Primary Health Care Management (1st June, 2006 to 31st March, 2007) in Thailand. Economic Affairs Division directly deals with Provincial Governments in this regard.

(b) The doctor belonging to Balochistan, working in PIMS, Islamabad was not selected for Australia - Pakistan scholarship. His nomination was received after expiry of last date fixed by Economic Affairs Division. Moreover he did not fulfill the laid down criteria for foreign scholarships.

(c) No person has been awarded Australia - Pakistan scholarship during the said period. However, Ministry of Health has forwarded the nomination of following persons to Economic Affairs Division for consideration:—

(a) *Ph.D. Scholarship:*

(i) Dr. Amir Mehmood Khan,
Medical Officer, NICH,
Karachi.

(ii) Dr. Ejaz Ahmad Khan,
Instructor,
H.S.A. Islamabad.

(iii) Dr. Minhaj-us-Siraj,
Medical Officer,
PIMS, Islamabad.

(b) *Master Degree:*

(i) Dr. Muhammad Iqbal Khan Durrani,
Sr. Field Program Officer, (FP&PHC)
Ministry of Health.

110. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 22-07-2006 at 12.20 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide free of cost seeds and fertilizers to the farmers in Sindh, if so, its details?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan:

Seed.—There is no such proposal at present.

Fertilizer.—Fertilizer is an important agriculture input. The sector's installed capacity to produce all fertilizers is 5.7 million tons. Whereas it's total requirement is 7.7 million tons. The break-up of fertilizer is as under:

Production for Rabi 2005-06 and Kharif 2006

Fig. '000 Tons'

Type	UREA	DAP	TSP	MAP	SOP /MOP	NP	SSP	Total
Rabi 2005-06	2426	219	-	-	-	179	86	2910
Kharif 2006	2317	206	-	-	-	190	81	2794
Total	4743	425	-	-	-	369	167	5704

Off take for Rabi2005-06 and Kharif 2006

Fig '000 Tons'

Type	UREA	DAP	TSP	MAP	SOP /MOP	NP	SSP	Total
Rabi 2005-06	2820	767	41	79	11	176	62	3956
Kharif 2006	2623	715	22	42	29	202	81	3714
Total	5443	1482	63	121	40	378	143	7670

2. The gap is being met through imports. During 2005-06 government had imported 0.7 million tons and paid a subsidy of Rs.9.575 billions. This year Government is importing 0.85 million tons of urea fertilizer of urea to meet the crops requirements and would pay a subsidy of about Rs.12 billion. Phosphatic and Potassic fertilizers are imported and sold by private sector at par with international prices. On the other hand government is paying subsidy on urea imports because of its higher international price and to maintain the price of imported urea at par with local price. The share of imported urea is 18% only.

3. Government is only filling the gap. This gap is costing Rs.12 billion plus which is on the increase. Provision of Fertilizers free of cost to the farmers (including farmers of the Sindh) would require huge financial resources, which

Government doesn't have at the moment. Therefore, no such proposal is under consideration.

111. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 22-07-2006 at 12.20 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the annual production of milk in the country at present; and

(b) the details of exports of milk products to other countries during the last three years?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) The annual production of milk at present *i.e.* for the year 2005-06 is 31339 thousand tons.

(b) the details of export of milk products to other countries during the last three years areas under:

Sr. No	Items	2002-03 Qty	2003-04 Qty.	2004-05 Qty.	Total	Value (US $)	Country
1.	Liquid Milk.	1622784-Litres.	---	---	1622784	837182	Afghanistan, Uzbekistan, Tajikistan
2.	Condensed Milk.	540-kgs.	---	640-kgs.	1180-kgs.	3097	Afghanistan, Uzbekistan, Tajikistan
3.	Milk Toffee.	274499-kgs.	589236-kgs	90170-kgs.	953905-kgs.	1581192	Saudi Arab, Dubai
4.	Milk Cereal.	84695-kgs.	175582-kgs	60388-kgs.	320665-kgs.	1233570	Afghanistan, Uzbekistan, Tajikistan
5.	Milk Cream.	248252-Ltr. 484288-kgs.	---- 1118882-kgs.	800lts. ---	249052 ltr. 599355-kgs.	1161567	Afghanistan, Uzbekistan
6.	Milk powder	1399580-Kgs.	1118882-kgs.	82186-kgs.	2600648 kgs.	2750871	Afghanistan, Uzbekistan, Tajikistan
7.	Fresh sweets	59468-kgs.	166200-kgs.	175842-kgs.	401510 kgs.	1985304	Saudi Arab, Duabi, Switzerland
8.	Biscuits & Chocolate	--	91320-kgs.	163835 kgs.	255155-kgs.	615060	Saudi Arab, Dubai

112. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 22-07-2006 at 12.20 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the details of steps taken by the Government to increase the production of milk and meat in the country?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: Govt is fully aware of the importance of livestock for economic growth and poverty alleviation and has taken following measures to increase production of milk and meat in the country:

1. A new "Livestock Development Policy" has been approved by Prime Minster in principle. It addresses legal framework development strategies and action plan for farmers using livestock supplementary source of income groups and development of small medium enterprises (SME) and large businesses.

(2) Two private sector led companies named "Livestock and Dairy Development Board" and "Pakistan Dairy Development Company" have also been established to increase the pace of development in livestock sector. Board of Directors of these companies includes all stakeholders.

(3) Encouraged breed improvement programs and use of Artificial Insemination service; Expanded and improved laboratory facilities to diagnose and treat livestock diseases; introduced mobile animal health service to provide diagnostic services at the door step of farmers Encouraged cultivation of high yielding varieties of fodder crops to increase per acre yield;

(4) Initiated micro credit schemes for small livestock farmers through commercial banks like Khushali Bank; Punjab Cooperative Bank a Punjab Small Industries Corporation; Introduced "Multi Agency Approach" and allowed commercial and domestic private banks for the provision of credit to farming community. This led to increase the sectoral credit for livestock from targeted 8% to 10% during the first months (July—Dec. 2005) showing an increase of 25% during the said period.

(5) A number of development projects are under implementation or in pipeline to improve livestock sector in the country. These include "Strengthening of Livestock Services Project - Rinderpest Eradication Program" (Rs.1.994 billion), Prime Minister's Special Initiative for Livestock, (Rs. 1.69 billion), "Livestock Production and Development for Meat Production" (Rs. 1.747 billion) and "Milk Collection Processing and Dairy Production and Development Programme" (Rs.1.984 billion).

113. ***Mr. Rehmatullah Kakar (Advocate):** (Notice received on 24-07-2006 at 14.55 p.m.)

Will the Minister for Industries, Production and Special Initiatives be pleased to state:

(a) the quantity of sugar purchased by the utility stores corporation from various sugar mills during the last three years indicating also the names of sugar Mills concerned; and

(b) the rate at which sugar was purchased from the mills and the rate at which the same was sold on utility stores?

Mr. Jahangir Khan Tareen: The details of sugar purchased by the Utility Stores Corporation indicating names of Sugar Mills from where it was purchased and the price at which it was sold to the consumers is placed at Annex.

ANNEXURE

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF SUGAR PURCHASED BY THE UTILITY STORES CORPORATION

Year	Name of Mills	Quantity Purchased (M/Tons)	Average Ex-Mill Rate Per Kg	Average Sale Price Per Kg
2003-2004	Fauji Sugar Mills	684.00	17.40 to 17.50	18.50 to 19.00
	Habib Sugar Mills	2184.00	15.50 to 18.00	17.50 to 19.00
	Abdullah Sugar Mills	336.00	17.25 to 18.00	19.00
	Crescent Sugar Mills	48.00	18.75	19.50
	Shah Taj Sugar Mills	69.00	17.54	18.50
	Haseeb Waqas Sugar Mills	648.00	17.40 to 17.85	18.50 to 19.00
	Mirpur Khas Sugar Mills	92.50	16.00	17.00
	Habib Sugar Mills	828.00	18.62	20.00
	Ansari Sugar Mills	24.00	15.60	17.00
2004-2005	Fauji Sugar Mills	408.00	17.80 to 19.00	19.50 to 20.50
	Haseeb Waqas Sugar Mills	1200.00	19.00 to 23.60	20.50 to 26.00
	Habib Sugar Mills	488.00	22.35	24.00
	Trading Corporation of Pakistan	840.00	19.00	20.50 to 22.00
	Trading Corporation of Pakistan	30000.00	21.55	23.00
2005-2006	Trading Corporation of Pakistan	88000.00	21.55	23.00
	Trading Corporation of Pakistan	128000.00	25.00	27.50

114. ***Mr. Rehmatullah Kakar (Advocate):** (Notice received on 24-07-2006 at 14.55 p.m.)

Will the Minister for Industries, Production and Special Initiatives be pleased to state:

(a) the quantity of pulses, rice and edible oil purchased by the utility stores corporation during the last three years; and

(b) the rate at which those items were purchased and the rate at which the same were sold to the consumers?

Mr. Jahangir Khan Tareen: The details of quantity of pulses, rice and edible oil purchased by Utility Stores Corporation and the rate at which these items were sold to the consumers, during the last three years are placed at Annex-I and II.

Annex-I

QUANTITY / COST/ SALE PRICE OF PULSES / RICE PROCURED FROM JULY' 2003 TO JUNE' 2006

Year	Dal Chana			White Gram			Moong Washed			Mash Washed			Dal Masoor			Super Basmati Rice			Tota Rice		
	Quantity Procured (M/Tons)	Average USC Cost Price RS. Per Kg	Average USC Sale Price Per Kg (RS)	Quantity Procured (M/Tons)	Average USC Cost Price RS. Per Kg	Average USC Sale Price Per Kg (RS)	Quantity Procured (M/Tons)	Average USC Cost Price RS. Per Kg	Average USC Sale Price Per Kg (RS)	Quantity Procured (M/Tons)	Average USC Cost Price RS. Per Kg	Average USC Sale Price Per Kg (RS)	Quantity Procured (M/Tons)	Average USC Cost Price RS. Per Kg	Average USC Sale Price Per Kg (RS)	Quantity Procured (M/Tons)	Average USC Cost Price RS. Per Kg	Average USC Sale Price Per Kg (RS)	Quantity Procured (M/Tons)	Average USC Cost Price RS. Per Kg	Average USC Sale Price Per Kg (RS)
2003-2004	389	20.37	22.91	429	33.37	36.58	260	23.10	27.16	243	21.83	26.91	211	34.00	36.08	1755	32.12	35.50	1198	16.83	19.75
2004-2005	599	25.22	28.41	675	39.05	42.58	305	28.27	30.66	275	30.64	33.50	245	40.52	43.58	1870	31.43	35.25	1456	15.80	18.58
2005-2006	3302	27.71	28.66	1727	53.47	58.50	1310	45.05	46.66	853	45.35	50.91	1024	37.49	40.75	3263	32.12	35.25	3338	16.19	18.66
Current Subsidised Rates			30.00						53.00			58.00			31.00						

Annex-II

QUANTITY / COST/ SALE PRICE OF GHEE / COOKING OIL PROCURED FROM JULY' 2003 TO JUNE' 2006

Year	Quantity Procured (M/Tons)	Average USC Cost Price Per Kg/ltr (RS)	Average USC Sale Price Per Kg/ltr (RS)
2003-2004	2297.64	69.00	73.30
2004-2005	4953.05	65.07	69.10
2005-2006	15901.96	65.96	69.75

115. ***Mr. Rehmatullah Kakar (Advocate):** (Notice received on 24-07-2006 at 14.55 p.m.)

Will the Minister for Industries, Production and Special Initiatives be pleased to state:

(a) the number of cases of corruption surfaced regarding the sale of sugar by the utility stores to the shopkeepers and whole sellers etc. during the current year; and

(b) the names and designation of the employees of utility stores who were found involved in those cases and the action, if any, taken against them?

Mr. Jahangir Khan Tareen: 14 cases of corruption surfaced regarding the the sale of sugar in black to the shopkeepers and whole sellers etc. during the current year.

(b) The following employees were found involved in the cases of black marketing of sugar and strict disciplinary action was taken against them as under:

S. No.	Name & Designation	Punishment Awarded
1.	Mr. Asad Abbas, Sales Man	Dismissed from Service
2.	Mr. M Iftikhar, Salesman	-do-
3.	Mr. M. Anwar, Driver	-do-
4.	Mr. Waseem Ahmed, Salesman	-do-
5.	Mr. Nasrullah, Salesman	-do-
6.	Mr. M. Ramzan, Picker	-do-
7.	Mr. M. Anwar Baloch, Acting Regional Manager	Reverted to his lower post/ Stoppage of Annual increment.
8.	Asghar, Salesman	Stoppage of Annual increment
9.	Mr. M. Safdar, Salesman	Reverted to lower post
10.	Mr. M Akram Watto, Salesman	-do-
11.	Mr. Hakim Khan, Supervisor	Reverted to lower post.
12.	Mr. Nazir Muhammad, Salesman	-do-
13.	Mr. M. Ramzan, Salesman	Dismissed from service
14.	Mr.M. Jamil, Inventory Clerk	Dismissed from Service

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

for Friday, the 4th August, 2006

8. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the requirement, production and import of pulses for the country during 2004-05 and 2005-06 with province-wise break-up indicating also the figures for ICT, FATA, Northern Areas and AJK; and

(b) the projections of requirement, production and import of pulses for the years 2006-07, 2007-08 and 2008-09?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) The requirement, production and import of pulses in the country are as follows:

Requirements, Production and Imports of Pulses ('000' tons)				
	2004-05			
	Masur	Mash	Mung	Gram
Production	28.9	35.9	136.1	777.8
Imports	51.2	30.0	0.3	4.3
	2005-06			
Production	22.2	16.6	113.6	459.8
Imports (till Mar 2006)	41.0	26.6	4.9	0.4
Requirement/Consumption	50	45	102	575

Provinces wise Production of pulses

The details of pulses production is given as follow, it is important to mention that the NWFP data on pulses includes FATA, Northern Areas.

Provinces wise Production of Pulses ("000" tons)					
Year	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	Pakistan
			Gram		
2004-05	681.0	49.0	19.5	28.3	777.8
2005-06	369.0	45.8	15.0	30.0	459.8

			Mung		
2004-05	123.4	1.9	8.1	2.7	136.1
2005-06	101.7	3.2	6.4	2.3	113.6
			Mash		
2004-05	32.3	0.7	1.6	1.3	35.9
2005-06	13.6	0.8	1.1	1.1	16.5
			Masur		
2004-05	21.4	3.2	2.3	2.0	28.9
2005-06	15.5	2.3	2.4	2.0	22.2

(b) **Projections of Production, Consumption and Deficit/Surplus ("000" tons).**

Year	Population (Million)	Requirement/ Consumption	Seed/Waste	Requirements	Production	Surplus
			Gram			
2006-07	173.7	555.8	238.2	794.1	878.9	84.8
2007-08	177.6	568.3	243.6	811.9	914.1	102.2
2008-09	181.5	580.8	248.9	829.7	950.4	120.7
			Mung			
2006-07	173.7	118.1	6.2	124.3	156.2	31.9
2007-08	177.6	120.8	6.4	127.1	165.7	38.6
2008-09	181.5	123.4	6.5	129.9	175.8	45.9
			Mash			
2006-07	173.7	50.4	2.7	53.0	78.1	25.1
2007-08	177.6	51.5	2.7	54.2	86.0	31.8
2008-09	181.5	52.6	2.8	55.4	94.7	39.3
			Masur			
2006-07	173.7	71.1	3.7	74.9	89.3	14.4
2007-08	177.6	72.7	3.8	76.5	98.6	22.1
2008-09	181.5	74.3	3.9	78.2	108.8	30.6

9. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the requirement, production and import of milk for the country during 2004-05 and 2005-06 with province-wise break-up indicating also the figures for ICT, FATA, Northern Areas and AJK;

(b) the projections of requirement, production and import of milk for the years 2006-07, 2007-08, 2008-09?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) It is available at Annex-I.

(b) It is available at Annex-II.

Annex-I

PROVINCE WISE ESTIMATED MILK PRODUCTION

PRODUCTION (000 TONS)

	NWFP	Punjab	Sindh	Balochistan	ICT	FATA	NA's	Pakistan
2004 -05	2325.6	14601.2	11127.5	795	235.5	294.4	58.8	29438
2005-06 (P)	2475.8	15544.6	11846.5	846	250.7	313	62.7	31339
2006-07 (P)	2625.2	16482	12561	897.2	265.8	332.3	66.5	33230
%AGE SHARE	7.9	49.6	37.8	2.7	0.8	1.0	0.2	100%

** ESTIMATED REQUIREMENT, PRODUCTION OF MILK

(Million Tons)

Year	Requirement	Production
2004-05	28.58	29.44
2005-06	29.38	31.29

**IMPORT OF MILK

(Qty. in tons)

Items	2004 -05*	2005-06 (P)
Milk in powder fat 1.5% to 6%	4895	5140
Milk in powder ≥ 1.5 fat 6%	892	936
Other milk /cream not solid/sweet	1127	1183
Other milk in powder ≥ 1.5% fat	494	519
Other milk/cream sweeten	915	916
Milk & cream (000 tons)	14.2	14.9
Milk food for babies, infant. Invld. (000 tons)	2.8	2.94

* = Agricultural Statistics of Pakistan 2004-05
** = Calculated on Pakistan basis
P =Provisional

Annex-II

PROJECTIONS OF REQUIREMNTS AND PRODUCTION FOR MILK

(Million tons)

	Requirements	Production
2006-07	30.76	33.23
2007-08	31.90	35.29
2008-09	33.08	37.47

**** PROJECTIONS OF IMPORT OF MILK**

(Qty. in tons)

Items	2006-07	2007-08	2008-09
Milk in powder fat 1.5% to 6%	5397	5667	5950
Milk in powder ≥ 1.5 fat 6%	983	1032	1083
Other milk /cream not solid/sweet	1242	1304	1369
Other milk in powder ≥ 1.5% fat	545	572	601
Other milk/cream sweeten	1009	1059	1112
Milk & cream (000 tons)	15.65	16.43	17.25
Milk food for babies, infant. Invld. (000 tons)	3.1	3.25	3.41

** = Calculated on Pakistan basis

10. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 16-06-2006 at 12.28 p.m.)

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the requirement, production and import of rice for the country during 2004-05 and 2005-06 with province-wise break-up indicating also the figures for ICT, FATA, Northern Areas and AJK; and

(b) the projections of requirement, production and import of rice for the years 2006-07, 2007-08 and 2008-09?

Mr. Sikandar Hayat Khan Bosan: (a) The total consumption of rice in the country is about 2.2 million tons while the production of rice is 5.5 million tons

and Pakistan does not import rice because of surplus production. The province-wise production during 2004-05 and 2005-06 are as under:

Province	*2004-05*	*2005-06*
	Figures in '000' Tons	
Punjab	2980	3179
Sindh	1499	1721
NWFP	123	118
Balochistan	421	529
Pakistan	**5023**	**5547**

The figures for rice production in FATA are consolidated in the figures of NWFP while Islamabad Capital Territory (ICT), Northern Areas and AJK are not the rice Zone for improved rice varieties.

(b) The rice production targets for 2006-07 has been fixed 5.693 million tons in the 84th meeting of Federal Committee on Agriculture (FCA), while the projection of import is not requisite being a surplus commodity.

11. **Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 22-07-2006 at 12.20 p.m.)

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names, passport Nos. and addresses in Pakistan of the Pakistanis presently detained in US.A., Canada, UK, Germany, France, Spain, Italy, Greece, Portugal, Norway, Sweden and Denmark indicating also the nature of crime, date of arrest, present status of their cases and details of assistance provided by Pakistani missions, separately in each case?

Mian Khurshid Mahmud Kasuri: The question was issued by the Senate Secretariat on 26th July 2006 and received in this Ministry on 27th July, 2006. The informatioin sought by the Honourable Member is voluminous in nature. Therefore, the reply would be placed on the table of the House as soon as it is received from the Pakistan Missions.

Senator Mian Raza Rabbani: I would kindly request you to recognize recent colleague of us who is in the gallery Mr. Satakzai sahib.

Mr. Chairman: Of course, Mr. Satakzai is physician to us, we miss his poetry very much.

(Desk thumping)

Senator Hameedullah Jan Afridi: Mr. Chairman, thank you very much for allowing me on my point of order.

it was regarding the border issue between Afghanistan and کل بات ہوئی تھی Pakistan and I think, the Foreign Minister was supposed to...

جناب چیئرمین، بہرحال مختصر سا رکھ لیں because point of order کا یہی طے ہوا تھا---

(مداخلت)

Foreign کیا تھا take up سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، مختصر ہے، کل اس کو Minister was supposed to...

Mr. Chairman: No, other point of order, this is only one that was agreed, no other.

point of order discuss سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جی جناب۔ کل ایک ہوا تھا that was regarding the border issue of Afghanistan and Pakistan جس پر افغان Government نے construction بند کی ہے، ایک gate کو install کرنے میں And the Foreign Minister was ۔ہوا تھا raise یہ کل initially ادھر ہی تھا اور supposed to inform us کہ وہ کیا issue ہے اور انہوں نے اس کا کیا کیا ہے،

but I could not see him in the House, if he is called over here and brief the House regarding that issue.

جناب چیئرمین، نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین صاحب! وہاں لبنان کا issue چل رہا ہے اور اس پر بحث ہو رہی ہے تو Minister of State for Foreign Affairs is attending that, he is taking notes کیونکہ اس نے آخر میں wind up کرنا ہے۔ میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ یہ ادھر قومی اسمبلی میں مجبوری ہے۔

Mr. Chairman: We will follow this, it may be delayed for one or two days because of Lebanon discussion in the National Assembly.

Senator Hameedullah Jan Afridi: National Assembly is on the two minutes walk

جناب! اس کو بلائیں کہ' یہ ایک بڑا important issue ہے' افغان Government نے ہمارا ایک---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ جو مسئلہ فرما رہے ہیں' میں ان سے کہوں گا کہ اگر time spare ہو تا کہ---

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب! نہیں۔ اگر time spare ہو تو کوئی بات نہیں ہے' اس کو time spare کرنا چاہیے' اس کو inform کرنا چاہیے۔ پچھلے ایک مہینے سے انہوں نے وہ gate بنانا بند کیا ہوا ہے اور ہماری Government اس کا کوئی notice نہیں لے رہی ہے۔ ان کے ساتھ کوئی discussion ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ہے he should take out time.

Mr. Chairman: Till sitting of the House then he will come here.

وسیم صاحب ! till the sitting of the House, he can come in and give an update on that. We will quickly cover these items. The item No.3 is ar ordinance to be laid.

Senator Zaheer-ud-din Babar Awan: ... which is a procedural

objection and it is according to the situation.

جناب چیئرمین، دو منٹ کر لیں اس کو نکال دیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, I beg to lay befor the Senate the Recognition and Enforcement (Arbitration Agreements and Foreign Arbitral Awards) Ordinance 2006 (Ordinance No. XIV of 2006) as required by Clause (2) (a) (ii) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: Ordinance stands laid. You want to take up...

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I would just like to bring it on record that yesterday was Ordinance No. 52, that was laid. Today is. Ordinance No. 53 and out of 53 Ordinances that have been promulgated, only four Ordinances have been converted in the Acts of Parliament. This is something which needs to be condemned.

Mr. Chairman: I think the explanation was given here yesterday but anyway, now you want to take up the Call Attention Notices quickly and then we go on to the.....

سینیٹر وفیسر خورشید احمد، آج کے اخبارات میں یہ خبر آئی ہے کہ ما شاء اللہ Nation ssembly call کے جانے کے بعد یعنی آج اُن کا اجلاس شروع ہو رہا ہے اور آج ہی اخبارات میں دو نئے Ordinances کے بارے میں ہے جن میں خوشحالی بینک جیسا اہم مسئلہ بھی Ordinance کے ذریعے لایا جا رہا ہے۔ یہ حکومت چلانے کا کیا طریقہ ہے؟

جناب چیئرمین، اسمبلی کے اجلاس سے پہلے ہوا ہو گا۔ Print ہونے میں یا procedure میں رہ گیا ہو گا۔ بہر حال منسٹر صاحب نے سنا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب! اڑھائی سال ہو گئے ہیں ان کو

this is highly یہ Ordinances روز لاتے ہیں Ordinances جاری کرتے ہوئے اور unwarranted and condemnable.

Mr. Chairman: Raza Sahib, you want to take up item No. 4, Call Attention?

Senator Mian Raza Rabbabi: No sir, we go on to the debate because..

جناب چیئرمین، پھر جو No. 5 ہے کچھ اس کا۔ جو movers تھے I don't mind اس میں آپ کے ساتھی بھی ہیں۔ if you...

سینیٹر میاں رضا ربانی، یہ debate کرلیں، اس کو defer کر دیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! اس کو defer کر دیں ورنہ debate رہ جائے گا۔ جناب! آج debate ختم کرلیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، ہاں defer کردیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! پھر وہ debate ختم نہیں ہوگی، ابھی پانچ، چھ، سات speakers باقی ہیں، اس کو Monday کو رکھ لیں۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب! اس میں---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، دس منٹ لگیں گے کرلیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! Monday کو، ابھی debate کرلیں۔

Mr. Chairman: That is ok. All the movers?

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، اگر adjust ہو سکتا ہے تو اچھا ہے، کوئی problem ہے تو پھر بے شک---

سینیٹر میاں رضا ربانی، Debate کے بعد adjust کر لیتے ہیں، اگر ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ Monday کو کر لیں گے۔

Mr. Chairman: Ok, then we will go on to item No.6

جب movers خود agree کر رہے ہیں تو

we will continue our discussion on the Balochistan issue and I will again request the speakers please strictly abide by the time limit and avoid repetition. Dr. Muhammad Said, Mr. Rahmat Ulah Kakar.

FURTHER DISCUSSION ON BALOCHISTAN SITUATION

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ صدق اللہ العظیم۔ اسلام کے نام پر بننے والی دنیا کی سب سے بڑی اور پہلی حکومت کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اس وعدے کے ساتھ رکھا گیا کہ یہاں قرآن و سنت کی بالا دستی ہو گی اور اقلیتوں کو بھی تمام آئینی اور قانونی حقوق و مراعات حاصل ہونگی جو اس ملک کے شایان شان ہونگی۔ آج ہم کہاں ہیں؟ کسی کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ لوگوں کی انفرادی زندگیوں میں مذہب ضرور ہے اور state religion کاغذات میں تو ہے مگر عملاً ہماری عدالتوں، ہمارے تمام offices میں اس وقت بھی انگریز سرکار کے قانون کی بالا دستی ہے اور ڈنکے کی چوٹ پر قرآن و سنت کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ چاہے وہ سود کی شکل میں ہو یا اسے کوئی اور نام دیا جائے۔

جناب عالی! بلوچستان کے مسئلے پر میں یہ عرض کرتا چلوں کہ federating units کی ایک اہم اکائی کی حیثیت سے بلوچستان کی جو reservations ہیں، موجودہ حالات کے تناظر کو سمجھنا ہو گا۔ حکومت وقت کا دعویٰ ہے کہ یہاں کے مسائل نوابوں، سرداروں، خانوں اور ملکوں کی وجہ سے ہیں جب کہ same situation, with due apology عرض کرونگا کہ وڈیروں اور چوہدریوں کی وجہ سے پنجاب اور دوسرے صوبوں میں بھی ہے۔ حکومت وقت خود چاہتی ہے کہ یہ نوابی اور سرداری نظام رہے تاکہ لوگوں کو awareness نہ ہو اور ان کا سر کچلا جائے۔ 1973

جب بلوچستان میں نیپ اور جمعیت کی حکومت تھی، وہاں سے ایک unanimous resolution مرکز کو بھیجا گیا کہ اس نظام کو بلوچستان کے تمام لوگ اپنی مرضی سے چاہتے ہیں کہ یہ ختم ہو تاکہ کل کسی کو یہ شکایت نہ رہے کہ آپ نے اسے قائم رکھا ہے لیکن اب تینتیس سال گزرنے کے باوجود بھی مرکز اس پر خاموش ہے۔ خاموشی کا مطلب تو یہی ہے کہ یہ system چلتا رہے اور لوگوں کو ان کے حقوق نہ ملیں۔

جناب چیئرمین! ایم ایم اے کا واضح موقف اس بارے میں یہ ہے کہ صوبوں کو 1973 کے آئین میں دی گئی autonomy دی جائے تاکہ یہ مسئلے سر نہ اٹھائیں۔ جہاں جہاں مسائل ہیں، صوبوں کے جتنے وسائل ہیں ان پر ان کا حق تسلیم کیا جائے البتہ وفاق جو ان سے لینا چاہتا ہے وہ مناسب اس پر لے لے۔ ایم ایم اے نے بلوچستان کی پارلیمانی کمیٹی میں اپنی چار چیزیں پیش کی ہیں کہ دفاع، امور خارجہ، مواصلات اور خزانہ، مواصلات تو to the extent of defence مرکز اپنے پاس رکھے باقی تمام وسائل صوبوں کو دے دے۔ جناب عالی! ملک میں اسلامی نظام نہ ہونے کی وجہ سے انصاف نہیں ہو رہا۔ عدلیہ کا image خراب کردیا گیا ہے۔ پچھلے دنوں کوئٹہ میں ایک مشہور واقعہ ہوا۔ بلوچستان ہائی کورٹ میں ایک غیر بلوچی نے اٹھ کر بلوچستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو بھری عدالت میں گالیاں دیں اور the next moment he was released on bail by the higher authority. اور وہ ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہے کہ میری پشت پر جو ہاتھ ہے آپ اس کا کیا کرو گے۔ جب عدالتوں کا اپنا وقار محفوظ نہیں ہے تو ایک عام آدمی کو عدالت سے کیا انصاف ملے گا۔ آج بھی بلوچستان میں paramilitary forces بادشاہ بن کر بیٹھی ہوئی ہیں بہت کم لوگوں کو بلوچستان کے interior میں by road سفر کرنے کا تجربہ ہے، ہم تو وہاں سے گزرتے ہیں۔ میرے سامنے ایک مونچھوں والا حوالدار صاحب کھڑا ہوا اور کہا گاڑی کے کاغذات دکھاؤ۔ میں نے کہا میں نہیں ہوں۔ اس نے کہا افسران بالا کو بلاتا ہوں۔ جناب والا! دو گھنٹے مجھے روکا گیا۔ افسران بالا جب آئے تو ان میں ایک اور حوالدار صاحب آیا۔ جب حوالدار صاحب کو کاغذات دکھائے تو وہ ان پڑھ نکلا۔ دوسرے کو کہا کہ پڑھو، وہ کیا پڑھتا وہ بے چارہ خود ان پڑھ تھا۔ ہم پر یہ گزر رہی ہے۔ پارلیمنٹ تمام چیزوں سے بے خبر ہے۔ آپ خود اندازہ لگا لیجیے کہ پارلیمنٹ کا اجلاس ہے، unfortunately جو Constitution میں Parliament کی

definition ہے اس کو صرف قومی اسمبلی تک محدود رکھا گیا ہے اور قومی اسمبلی کا اجلاس دو چار روز بعد ہونے والا تھا ' اس لئے Ordinances کی بھرمار کردی گئی ہے۔ ابھی بھی ایک Ordinance ہماری table پر lay ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! بلوچستان اسمبلی سے متفقہ طور پر ایک resolution مرکز کو بھیجا گیا کہ بلوچستان میں چھاؤنیوں اور levy کے مسئلے کو نہ چھیڑا جائے۔ہمارا مسئلہ چھاؤنیوں کا یا پولیس کا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال کیجیے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب والا! میں ختم کر رہا ہوں۔لیکن اس کو درخور اعتنا نہ سمجھا گیا۔ ہمارا مسئلہ معاشی مسئلہ ہے اس وقت پوری دنیا میں معاشیات کی جنگ ہے ' ہم سب سے زیادہ victimize ہیں۔ ہماری گیس کی رائلٹی کی بات ہے۔ ہم کہتے ہیں اتنی ہی ہمیں بھی دو جتنی دوسرے صوبوں کو دے رہے ہو۔ اس پر جواب نہیں دے رہے۔ دلاور عباس صاحب اس پر کام کرچکے ہیں ' اس کو بھی حکومت ماننے کو تیار نہیں ہے۔ فیڈرل سروسز میں ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔آپ خود پوری دنیا میں تشریف لے جاتے رہے ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا کہ وہاں بلوچستان کی کوئی representation نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، کہاں نہیں ہے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، Foreign Services میں یعنی embassies میں بلوچستان کا ایک چپڑاسی تک بھی نہیں ہے۔ بجلی کا جو national crisis ہوا اس سے پہلے یہاں Floor of the House پر تین سال سے ہم چیختے رہے ہیں کہ جناب والا! national installations hit ہو رہی ہیں اس کے لیے کچھ سوچا جائے ' کچھ کیا جائے۔ پورے ملک میں ایسا ہو رہا ہے لیکن اس پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی ' ایک ایسا بحران پیدا کیا گیا کہ اب بلوچستان کی گزشتہ 59 سالہ جو زراعت تھی اس کو تباہ کردیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، وقت ختم ہو رہا ہے بلکہ کاکڑ صاحب! وقت ختم ہو گیا ہے ' تشریف رکھیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب والا! آخری بات کرکے ختم کرتا ہوں ۔ آخری گزارش یہ ہے کہ اس ملک میں مذہبی طبقے کو دیوار سے لگایا جا رہا ہے۔ کبھی ان کی اسناد کا مسئلہ اٹھا رہے ہیں، کبھی ان کو کہتے ہیں کہ آپ کی آنکھیں terrorists سے ملتی ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ تم نے پگڑی القاعدہ طرز کی باندھی ہوئی ہے۔ جناب! ان چیزوں کا تدارک کیا جائے۔ جو لوگ اغواء ہوئے ہیں ان کو عدالتوں میں پیش کیا جائے، ان کو سامنے لایا جائے تاکہ وہ لوگ trial face کرسکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، میں اراکین سے درخواست کروں گا کہ وقت کا خیال رکھیں، کیونکہ پھر جمعہ کی نماز ہو گی، یہ طے ہوا تھا کہ اس سے پہلے ختم ہو گا۔ ڈاکٹر محمد ساعد۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب! آج بلوچستان پر بحث کا دوسرا دن ہے اور اس موضوع پر جن ساتھیوں نے اظہار خیال کیا ہے، مجھے ان سے بالکل اتفاق ہے۔ جناب چیئرمین! بلوچستان کے مسائل کا حل افہام تفہیم میں ہے، dialogue میں ہے۔ اس قسم کے مسائل military action سے حل نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ military action کا منطقی نتیجہ کیا ہوتا ہے logical conclusion ۔ میری درخواست ہے کہ military action and Balochistan should be called of immediately. جناب چیئرمین! اب تک جو بندے گرفتار ہوئے ہیں ان کو رہا کیا جائے اور اس military action سے جو مالی اور جانی نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کی جائے۔ Sir, we cannot afford a war within our own country against our own countrymen. میں سمجھتا ہوں کہ اگر عام معافی کا اعلان کیا جائے تو this will go a long way in subdue anger and passions in the area. مجھے بالکل اتفاق ہے کہ مشاہد حسین کمیٹی نے جو سفارشات پیش کی ہیں، they should be implemented in letter and spirit مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو کمیٹی وسیم سجاد صاحب کی زیر نگرانی تشکیل ہوئی تھی، انہوں نے بائیکاٹ کے بہانے سے ابھی تک اس کام کا آغاز بھی نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں چند ممبران کا یہ بائیکاٹ عذر لنگ ہے۔ this is just a lame excuse اور میں سمجھتا ہوں کہ ان ممبران کو منا کر اس

کمیٹی نے اپنے کام کا آغاز کرنا ہے۔

جناب چیئرمین ! مجھے اس سے بھی اتفاق ہے کہ cantonments are the legacies of the imperial era of the colonial period. اور جو رقم، جو اربوں روپے ان cantonments کے لیے مختص کیے گئے ہیں، they should be spent on the public welfare, on the schools, on the hospitals and on the roads, infrastructures.

دوسری بات جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، اس میں جناب کوئی شک نہیں ہے کہ بلوچستان میں بیروزگاری ہے، ملازمت کے مواقع یا نہیں ہیں یا بہت کم ہیں۔ بلوچستان میں غربت ہے، according to a latest estimate 60% of the population is below the poverty line. یہاں جناب چیئرمین! بے اطمینانی ہے، بے چینی ہے اور احساس محرومی ہے political unrest ہے اور social unrest ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن میری نظر میں اس کی ایک بڑی وجہ ہے، جس کی طرف میں اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اس کی بڑی وجہ بلوچستان میں تعلیم کی صورت حال ہے اور میں اس سلسلے میں جناب چیئرمین! چند ذاتی تجربات اور مشاہدات اس ایوان کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کروں گا۔ جناب چیئرمین! سینیٹ کی ایک سٹینڈنگ کمیٹی ہے for Education Science and Technology اور 24 جولائی کو اس کمیٹی نے بلوچستان کا ایک بہت ہی مختصر دورہ کیا، سینیٹر رزینہ عالم صاحبہ کی قیادت میں اور مجھے بہت خوشی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کمیٹی کا وہاں کی حکومت اور وہاں کے جو اہلکار ہیں انہوں نے بڑی پذیرائی کی، ان کا استقبال کیا۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر صاحب وقت کا خیال رکھیے۔ بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، جناب والا! دو منٹ کا وقت دے دیں۔ جناب والا ہم کہتے ہیں کہ جو سب سے پرانا ہائی سکول ہے جس کو عرف عام میں Sundeman School and کا معائنہ کیا اور ہمیں بتایا گیا کہ غالباً یہ سکول salesman high school ایک basically and you will be class 8th & 9th میں گئے وہاں پر ہم 1885 میں قائم کیا گیا۔ surprised to know sir کہ جو لڑکے تھے they were sitting on the floor. کوئی دری

تھی، نہ کوئی ٹاٹ تھا they were sitting on the bare floor, believe me اور کمیٹی کے
ممبران یہاں بیٹھے ہوئے ہیں they will bear me out جولائی کا مہینہ تھا اور سردی کے مہینوں
میں when the temperature is below the freezing point in Quetta, you can
imagine the condition of the students. جب پوچھا گیا کہ ڈیسک کیوں نہیں ہیں تو
پرنسپل صاحب نے کہا کہ ہمارے پاس فرنیچر کے لیے فنڈز نہیں ہیں اور سیکریٹری ایجوکیشن
نے کہا کہ صوبائی حکومت کے پاس اس قسم کی چیزوں کے لیے کوئی فنڈ نہیں ہے اور ایک افسر
نے چھپ کر کان میں کہا کہ

we are running these institutions on shoes strings. Mr. Chairman! how
do you expect these institutions to turn out scientists, scholars,
they are not the اور یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ intellectuals and visionaries
hot bed of rebels.

آخری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رقبے کے لحاظ سے بلوچستان ہمارے ملک کا
سب سے بڑا صوبہ ہے، اس کے وسائل محدود ہیں لیکن اس کے باوجود حکومت بلوچستان تعلیم
کے سیکٹر میں تین بلین روپے سالانہ

they are putting in education sector and I give all the credit to the
Education Department of Balochistan Province, but sir Balochistan
Province alone cannot cope with this task. مجھے اجازت دے دیجیے کہ میں جرمنی کی
مثال دے دوں۔ پندرہ سال قبل

when the Berlin Wall was demolished and East & West Germany were
united together, there was a big gap between the per capita income of the
East Germany and West Germany and for many years West Germany
diverted all their development funds to East Germany. Idea یہ تھا کہ
East Germany should be brought at par with the West Germany, without
this the German Federation could not possibly survive

جناب چیئرمین صاحب ! ہمیں بلوچستان میں بھی یہی کچھ کرنا ہے

We have to divert federal funds and not just token funds, not just peanuts. There has to be a crash programme and there has to be a massive diversions of funds for the development of Balochistan Province.

جناب چیئرمین! میں warn کر رہا ہوں

I am warning this House that if the Federal Government failed to response to the genuine needs of Balochistan Province, I can say definitely that peace in Balochistan will be a wishful thinking. If these funds are not provided, for development Balochistan will be an absolute illusion and sir, it will be absolutely impossible to think of any development on these illusions and deceptions. Thank you very much.

Senator Lt. Gen (Retd.) Javed Ashraf (Federal Minister for Education): I think that the figures, although in general it is correct what he is saying. There are a lot of shortcomings. There are a lot of schools without all these facilities but we will *Insha Allah* be able to apprise the House of the correct percentages because the census of all the education institutions in the entire country has taken place and the figures are being finalized this time in Statistics Division. I hope that in next week or two weeks we will get the figures and then we will exactly know the situation but I think these percentages are not correct. This is true of all provinces. There are very bad schools, lack of facilities. Federal Government has a very big programme under the Minister of State which is going to help the provinces in making up these missing facilities and of

course, if there are 9000 schools without these facilities in Balochistan, in Punjab may be they are 30,000, in Sindh there are 28,000. So, basically the problem is common to all Provinces.

In Balochistan the problem that we have been having is that the funds that we have placed at the disposal of Balochistan Government and sometimes we do get criticised especially when Prof. Khurshid Sahib or Anwar Bhinder Sahib, they get hold of the Ministry that why was the money surrendered? Why have the funds not been utilized? Sir, the basic reason is that the utilization of education fund has to be done by the provinces. Federal Government under different programmes like Non formal Basic Education, like Education Sector Reforms places the funds at the disposal of the provinces and then we go on chasing them but they don't even spend the money. This is our major problem. We are training teachers. We give vacancies to provinces and the teachers are not just sent although we pay for everything. They just don't even bother to nominate or send the teachers. There is a lot of apathy and in this respect particularly we have a problem with Balochistan and one or two other places. It is not that the funds are not there. The funds are not being utilized but overall situation, I agree with the honourable member, is that and Balochistan defintely need more help than the others which we would certainly do.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، محترم وزیر صاحب نے بڑا اچھا کیا ہے اور ہم بڑی بے چینی سے ان اعداد و شمار کا انتظار کریں گے اور خدا کرے وہ authentic ہو لیکن دو باتیں بہت

ضروری ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ آپ نے صحیح کہا کہ funds کا مسئلہ کافی نہیں ہے لیکن جو ہمارا main failure ہے وہ delivery system ہے اور دوسرا capacity building ہے۔ آپ provinces کو اگر پیسہ دے بھی دیں، capacity building نہ کریں تو استعمال نہیں ہو گا۔ اس لیے planning کے معنی integrated planning ہے محض financial planning نہیں ہے۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, I totally agree with them. It is not so much the funds, it is the capacity and the utilization. This is why we are running all the courses. We are running courses for EDOs. We are running courses for the teacher trainers. We are running courses for the teachers. Problem is that they don't even respond to send the personnel to train them, that is the major problem that we have but certainly the effort is continuing. Some people do come and those who come, we train them but these statistics sir, I hope will be authentic because Statistics Division, all the Provincial Education Departments, District Governments, the Federal Government, we have all involved in this exercise. Evaluators were sent down to every school to go and physically check and note down how many students are there? How many teachers are there? What are the facilities in each school. So, *Insha Allah* I hope that this will be, it can't be 100% but I hope that it will be more authentic than any figures that we have had so far. This is the first education census in the history of the country that has taken place and *Insha Allah* we will apprise you, we will issue the census results and we will bring it to the House also.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میں ایک جملہ اور عرض کر دوں۔ آپ نے بہت صحیح بات کہی ہے کہ اگر وہاں سے ٹیچر ٹریننگ پروگراموں میں نہیں آرہے تو بہت ضروری ہے کہ بجائے اس کے آپ ان کو یہاں پر بلائیں آپ کوشش کریں کہ ٹریننگ پروگرام ان علاقوں میں ہوں۔ یہ اصول دنیا میں ہر جگہ ہے۔ بجائے اس کے آپ ان لوگوں کو یہاں پر لائیں

give them the facility and the training there on the the spot. Think on these issues.

Mr. Chairman: Probably but sometimes to bring them here also is a training to give them more exposure.

Senator Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, they have their own colleges and they train them over there. This is over and above that. They have their own training colleges. Provinces have that. Sir, this is over and above that we train the trainers and sir, particularly, in Science and Technology we have big labs over here. So, these labs can't be carried to the provinces. So, particularly, Science and Technology, we need to bring them over here and train them in those laboratories which we have, but we can't replicate it.

Mr. Chairman: It was also an interaction.

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Certainly, sir, teams do go and help them.

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, the Minister has referred to the missing facilities, I have not made anything from myself.

Mr. Chairman: But he has not said that. He said simply the

figures themselves need to be verified.

Senator Dr. Muhammed Said: I am saying, whatever I said about the missing facilities, it is on the basis of the brief given to us and provided to us in writing. Thank you.

جناب چیئرمین، رزینہ عالم صاحبہ آپ نے کچھ کہنا ہے۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: میں پہلے تو پورے ہاؤس کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ 24 کو ہماری کمیٹی نے جانا تھا اور 19 کو لاہور کے کسی اخبار نے لکھا تھا کہ رزینہ عالم کو وہاں پر ٹارگٹ کیا جائے گا' اس کے chances ہیں کیونکہ وہ کسی آرمی افسر کی بیوی ہیں۔ اس کے باوجود میں کمیٹی کو لے کر گئی۔ مجھے اپنے پورے ملک سے بہت پیار ہے اور بلوچستان سے خصوصاً چونکہ یہ وہ بچہ ہے جب ماں اپنے بچوں کو لے کر چلتی ہے تو ایک بچہ جو ذرا پیچھے رہ جائے تو اس کا دل چاہتا ہے کہ وہ بھی سب کے ساتھ چلے تو میری بھی اس صوبے کے لیے ایسی ہی feelings ہیں۔ جو facts معزز ممبر نے بتائے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں۔ ہماری کمیٹی نے ایک رپورٹ تیار کی ہے جس میں recommendations ہیں۔ دونوں طرف سے کوتاہیاں ہیں' صوبے کی طرف سے بھی اور ہماری طرف سے بھی۔ میں سمجھوں گی اور محترم وزیر صاحب سے درخواست کروں گی کہ جو ہماری recommendations ہیں ان کو پورا کیا جائے۔ اور میں آپ سے درخواست کروں گی کہ جو کمیٹی کی رپورٹ ہے وہ اگر یہاں پر discuss ہو تو کافی issues سامنے آئیں گے۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ table کریں۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: اسی سیشن میں وہ table ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: شکریہ جناب چیئرمین! 17 دسمبر 2005 سے جو پانچواں فوجی آپریشن بلوچستان میں جاری ہے۔ اب اس کی نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ شاہد بگٹی کو جھکانے کے لیے اس کے بھائی اور بھانجے کو kidnap کیا جاتا ہے۔ شاہد کا منہ بند کرنے کے لیے اس کو وارننگ دی جاتی ہے کہ اگر آپ آگئے تو آپ کو بھی اٹھایا جائے گا۔ جناب چیئرمین!

میں کچھ پہلے آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر میں دو تین چار منٹ exceed کر گیا تو آپ مجھے دے دیں گے چونکہ میں کچھ بنیادی نقطے اس ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ مجھے ہرگز کسی تقریر کا شوق نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ International Grade Game Part II کا آغاز ہے۔ Grade Game میں تاج برطانیہ اور زار روس کے حوالے سے اس خطے کا جو بٹوارا ہوا تھا اب اس کا part II شروع ہو چکا ہے۔ کابل سے لے کر بابل تک پہنچ گیا ہے اور اس کو سنٹرل ایشیا اور مڈل ایسٹ اور جس خطے میں ہم رہ رہے ہیں اب اس کو شروع کیا گیا ہے۔ چیزوں کو سادگی سے دیکھنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے کہ جی نواب بگٹی کے بگٹی سوئی گیس پر راکٹ مارتے ہیں اس لیے ہم نے وہاں پر فوجی آپریشن شروع کیا۔ یہ راکٹ باری جو ہو رہا ہے اس پر ہم نے فوجی آپریشن شروع کیا ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہے' آپ ہماری باتیں مانیں یا نہ مانیں۔ ہم پاکستان کی عوام کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے وسائل کو اور بلوچستان میں ہر اس قائد کو' چاہے وہ نواب بگٹی کی شکل میں ہو یا نواب خیر بخش مری کی شکل میں ہو' یا ہر سیاسی کارکن کو چپ کرانا چاہتے ہیں کیونکہ آپ کو انٹرنیشنل ایجنڈا دیا گیا ہے۔ تاکہ اس کو آپ implement کر سکیں۔

جناب چیئرمین! آج بلوچستان کے وسائل پر دباؤ multi-national کو NOC جاری کر رہا ہے۔ آج سینڈک میں' آج تمام جو لاکھوں کے وسائل ہیں وہ multi-national کو دیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ نواب بگٹی کو مار دیں' آپ خیر بخش مری کو مار دیں۔ آپ نے نواب نوروز خان کو مارا۔ آپ نے حمید کو پھانسی دی کیا ہوا؟ آپ کے ہر بمبار پر آپ کے اور ہمارے فاصلے بڑھتے جائیں گے۔ کیا اسرائیل حزب اللہ کو' حماس کو بمباری کے ذریعے ان کے دلوں میں پیار و محبت بو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! آپ جتنی بمباری ہم پر کریں گے ہمارے اور آپ کے فاصلے اتنے بڑھیں گے۔ خدارا آج یہاں پر جو Grade Game کے Treasury Benches پر intellectual بیٹھے ہوئے ہیں میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے ہمارے وسائل multi-national کو دے رہے ہو اور ہماری ساحلی پٹی کا حال یہ ہے کہ 770 کلومیٹر کی ساحلی پٹی' ہم چیخ رہے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کی جائیداد ہے۔ pre-civilization کی ہم باقیات ہیں آپ نے آج سومیانی سے لے کر' جو حب سے دس پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ہنگول دریا

تک آپ نے دو لاکھ ایکٹر انرفورس کو دیے ہیں۔ It is shame اس کے علاوہ جو ہنگول شروع ہوتا ہے گزی پاس، جس نے اگر کوسٹل ہائی وے پر سفر کیا ہے، گزی پاس سے لے کر کوئی دو سو، ڈھائی سو کلومیٹر بنتا ہے۔ پاکستان کی ہسٹری میں تمام تحصیل اور ماڑا کوٹ جو دو سو سے ڈھائی سوکلومیٹر پر محیط ہے آپ نے اس کو کنٹونمنٹ بورڈ declare کیا ہے۔ کیا کوئٹہ کنٹونمنٹ بورڈ، کیا پنڈی کنٹونمنٹ بورڈ یا پاکستان کے دوسرے کنٹونمنٹ بورڈ دو دو ڈھائی ڈھائی سو کلومیٹر کے ہیں؟ آپ نے گوادر کو پہلے بیچا۔ صرف پسنی کا ایک piece رہتا ہے جس کا بندوبست ہو چکا ہے اور final کھتونی دینے ہیں اور وہ کھتونی بھی کسی بلوچستانی کو نہیں ملیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ 770 کلومیٹر کا ساحل آپ کس انٹرنیشنل ایجنسی کو دے رہے ہیں؟ آپ کس multi national کو دے رہے ہیں؟ آپ کس سپر پاور کو دے رہے ہیں؟ آج آپ نے شوشہ چھوڑا کہ ہنگول، ہم خوش ہوگئے۔ آپ یقین کریں فاروق لغاری صاحب صدر تھے جب تربت میں آئے تو ہم چیخ رہے تھے کہ ہنگول بناؤ، انہوں نے کہا کہ it is not feasible ہم خوش ہوگئے کہ اس دفعہ ہنگول ڈیم بنا رہے ہیں۔ پتا چلا کہ ہنگول تو ہمارے لیے نہیں بن رہا۔ ہنگول ڈیم کے لیے جو پیسہ آپ رکھ رہے ہیں وہ اپنے لیے رکھ رہے ہیں۔ خدا را! آپ ہمیں کیوں بیچ رہے ہو۔ تمام ساحلی پٹی 770 کلومیٹر آپ نے ہم سے لے لی ہے کہ جی یہ انر ڈیفنس کا ہے، یہ فلاں کمپنی کا ہے، یہ اس کی بدمعاشی ہے ہم چپ رہیں۔ اس کے علاوہ میں دو دن پہلے خاران سے آرہا ہوں آج آپ دالبندین میں چھ کلومیٹر کے دوسرے ساحل پر جو لوگ رہ رہے ہیں آپ اس کو خالی کرا رہے ہیں۔ آپ پسنی انرپورٹ کو reconstruct کر رہے ہو تاکہ Grade Game کے دوسرے حصے کو عملی جامہ پہنائیں اور یہاں پر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لوگ تجویز کرتے ہیں کہ ہم ایران کے خلاف نہیں ہیں۔ کیا وہاں پر جو فوجی اڈوں پر رات کو heavy transportation ہو رہا ہے وہ کس کے لیے ہے؟ بلوچ کو تو آپ نے فتح کر لیا ہے۔ بلوچستان کو تو آپ نے فتح کیا ہے اب آپ وہاں پر کس کے لئے dump کر رہے ہیں یہ کل ایران پر حملہ کرنے کے لیے ہے۔ میں ایوان کی اس مسئلے پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لیے آپ بلوچستان کو کہاں لے جا رہے ہیں؟ آپ کسی کو مار دو، آپ وہاں کے پہاڑوں پر قبضہ کر لو، آپ جا کر مری علاقے کے پہاڑوں

پر قبضہ کرلو ، پھر کیا ہوگا ؟ خدا را جناب چیئرمین ! یہ جو international agenda ہمارے حکمرانوں کو دیا گیا ہے اس کو ختم کرو ۔ آج ہماری establishment کو امریکہ اور west کی طرف سے یہ ایجنڈا ملا ہے کہ آپ ہمارے ایجنڈے کے تحت چلو یہاں democracy کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ یہاں مارو جو establishment کو نہیں مانتا اس کو تہس نہس کر دو ۔ اس کو یہ ایجنڈا دیا گیا ہے تاکہ آپ ہمارے ایجنڈے کو لے جائیں ۔ آپ اس کے ایجنڈے پر چلتے جائیں ، جمہوریت اس ملک کو نہیں چاہیے ۔ جو جگہیں strategically important ہیں جس کے بارے میں ہماری establishment بار بار کہتی ہے کہ strategically important ہے ۔ آپ کی اہمیت strategically important ports کی وجہ سے ہے اس کو جب آپ multinations کو دیں گے ، اس کو جب آپ امریکہ کو دے دیں تب آپ کے پاس کیا رہے گا ؟

میں اس ایوان کو سختی سے کہتا ہوں کہ خدا را ! بلوچستان میں جس طرح سیاسی کارکنوں کی مارکٹائی کی جارہی ہے ، نواب اکبر خان جیسے بوڑھے آدمی کو آپ کیسے ---

(اس مرحلے پر ایوان میں اذان نماز جمعہ کی آواز گونجی)

جناب چیئرمین ، جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب مختصر کریں ۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک ، جناب چیئرمین ! میں جو عرض کر رہا تھا ۔ میں پھر اس کو sum up کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ خدارا ہم پر ، اس ملک پر ، بلوچستان کے عوام پر آپ رحم کریں ۔ آپ وہاں پر international agenda implement نہ کریں اور اگر کوئی دوست ایوان میں definitely کہے گا کہ یہ غلط کہہ رہا ہے ۔ میں ان کو proof دینے کے لیے تیار ہوں کہ آپ نے سونمیانی سے لے کر ، میں جناب ! یہاں پر ایک نکتہ لاؤں گا ۔ ایک موضع "زباب ڈھنڈ" جو بڑا بلوچستان میں مشہور ہے جس کا کل رقبہ پچاس ہزار ایکڑ پر محیط تھا ۔ جناب چیئرمین صاحب ! اب اس کو کھینچتے کھینچتے دو لاکھ ایکڑ تک ایرانی بارڈر تک لے گئے ہیں اور وہ دو لاکھ ایکڑ ابھی recently بیچ دیا گیا ہے ۔

چیئرمین صاحب ! میں عرض کروں کہ یہاں پر یہ بات نہیں ہے کہ آپ مارکٹائی کریں ۔ آپ اس ملک کو بیچ رہے ہو ۔ بلوچستان بک جائے گا ۔ بلوچستان پاکستان کا پچاس فیصد ہے ۔ آپ

کہاں رہیں گے؟ میری درخواست ہے کہ خدا کے لیے فوجی آپریشن بند کرو۔ اکبر خان کو ماریں گے بھی تو کچھ نہیں ہوگا' خیر بخش مری کو مارو گے بھی تو کچھ نہیں ہوگا۔ اس کے خاندان کو بھی آپ نے تباہ و برباد کیا' کیا ہوا؟ آخر میں شاہد بگٹی ہے اس کو بھی اٹھا کر پھینک دو۔ اس سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ نفرتیں اور بڑھیں گی۔ اسی گزارش کے ساتھ آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

Mr. Chairman: Would you like to continue and finish it today or you want to defer it?

Senator Mian Raza Rabbani: I think Senator Saadia Abbasi is left and I do not know how long the honourable Minister will take to wind it up today or we can do it on Tuesday.

Mr. Chairman: There are two speakers then you can do it today.

پروفیسر خورشید احمد، مشکل ہے جی نماز کا وقت ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین، سلیم سیف اللہ خان بھی بولیں گے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی، وزیر صاحب پتا نہیں کتنی دیر لیں گے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، آپ Monday کو کر لیں اس لیے کہ ----

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ (وفاقی وزیر برائے داخلہ)، جناب ہماری limited vision ہے international vision نہیں ہے۔ اس limited vision کے اندر ہی بات کریں گے۔ شاید آدھا گھنٹہ چالیس منٹ تو لگیں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، کیونکہ internal vision میں بھی بہت سی باتیں ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ: اس کو clear کرتے کرتے شاید چالیس منٹ لگ جائیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، پھر Tuesday کو کر لیں۔ Monday Private

Two Ministers and Senator - کو رکھ لیتے ہیں Tuesday ہے Members Day

ہیں- Saadia Abbasi.

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: But Mr. Chairman! I will not be here on Tuesday, you know I have a commitment.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب منگل کو رکھ لیں۔

جناب چیئرمین، نہیں Tuesday کو Minister Sahib نہیں ہیں۔ ایسے کر لیں رضا صاحب پھر Monday کو رکھ لیں after this is finished then you can start the Private Members' agenda کیونکہ Tuesday کو Minister Sahib نہیں ہوں گے پھر۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، اچھا ٹھیک ہے Monday رکھ لیں۔

Mr. Chairman: There is one speaker, Saadia Abbasi Sahiba .

اور یہاں سے Ministers ہوں گے بس۔نام مجھے پہلے دے دیجیے گا وسیم صاحب آپ کے بھی کوئی نام ہوں تو مجھے پہلے دے دیجیے گا۔ فوزیہ فخر زمان صاحبہ بولنا چاہیں گی۔

Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao: I will be leaving for Karachi at 7.O' clock flight in the evening.

جناب چیئرمین، Monday کو نہیں ہوں گے آپ سات بجے؟۔

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Sir, we will start exact at 4.00 and

آپ کو فارغ کردیں گے وزیر صاحب پھر ہم اپنا Private Members' agenda نمٹالیں گے۔

Mr. Chairman: 7.o' clock *Insha Allah*. We are aware of that, I think, we will not keep any other speaker as we want to keep them limited and Call Attention

No.5. Do you also want to take up on that day? We then adjourn. جو تھا

The House is adjourned to *Insha Allah* reconvene at 4.00 p.m. sharp on

Monday evening.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلٰم علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

[The House was then adjourned to meet again at 4.00 p.m. on Monday, the 7th August 2006]